مجموعۂ نعت و مناقب

عقیدتِ رنگ

تمثیل زہرا عزیزی

ادبستان نوائے عزیزیہ
پبلیکیشنز

مجموعۂ نعت و مناقب



تمثیل زہرا عزیزی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	عقیدت رنگ
نام شاعرہ	تمثیل زہرا عزیزی
نظر ثانی	سید محمد نور الحسن نور نوابی عزیزی
انتخاب	سید محمد محی الحسن نوابی عزیزی
حرف کار	وقار عزیزی
تزئین کار	آصف عزیزی نوابی 9662221959
ناشر	دبستان نوابیہ عزیزیہ پبلیکیشنز dabistanenawwabiya@gmail.com www.dabistanenawwabiya.com
صفحات	128
قیمت	150
تعداد	500
سنِ اشاعت	اکتوبر 2020

ملنے کا پتہ

آستانۂ عالیہ نوابیہ

قاضی پور شریف، پوسٹ منڈوہ ضلع فتحپور، بسوہ، یوپی (انڈیا) پن کوڈ : 212653

برائے رابطہ :- 9415494492 - 9726880001
9426268823 - 8866222412

انتساب

مرکز رشد و ہدایت، مصدر لطف و عنایت، ولیِ خدا و رسول

حضرت الحاج صوفی سید نواب علی شاہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام

تمثیل زہرا عزیزی

فہرست

1	حرفِ دعا	سید محمد نور الحسن نور نوابی عزیزی	7
2	حرفِ معتبر	سید محمد مجیب الحسن نوابی عزیزی	9
3	تمثیل زہرا کا شعرِ عقیدت	(پروفیسر) شمائلہ صدف عزیزی	11
4	بارگاہ نوابی سے فیضیاب شاعرہ تمثیل زہرا عزیزی	محمد آصف رضا سیفی	18
5	ایک خط تمثیل زہرا کے نام	حسن رضا اطہر	25
6	نعت کا تقدس اور تمثیل زہرا	ڈاکٹر ندا وارثی	29
7	عقیدت رنگ کی زیبائی و رعنائی	فہیم بسمل	33
8	تمثیل زہرا کا بے مثال کارنامہ	قاری اخلاق فتحپوری	38
9	گلشن نعت و مناقب کا تازہ ترین پھول تمثیل زہرا عزیزی	عطاالدین عزیزی نوابی	40
10	دریائے حب رسول و آل رسول میں غوطہ زن شاعرہ تمثیل زہرا عزیزی	نیاز عزیزی	41
11	قطعہ تاریخ	عروس فارقی	44
12	میری بات	تمثیل زہرا عزیزی	45

حمد پاک

1	یہ زمن اس کا، ہر زماں اس کا	تمثیل زہرا عزیزی	47

مناجات

1	عطا ہو وہی زندگی یا الٰہی	تمثیل زہرا عزیزی	49
2	کرم یا الٰہی ! کرم یا الٰہی !	,, ,, ,,	51

نعتیں

1	قدم اٹھیں مرے کیوں دشتِ گمرہی کے لیے	تمثیل زہرا عزیزی	53
2	مصطفٰے، مجتبٰی خاتم الانبیا	,, ,, ,,	55
3	دستگیری حضور کرتے ہیں	,, ,, ,,	57
4	لب پہ جب شاہ بطحا کا نام آ گیا	,, ,, ,,	59
5	نعت وجہِ قرار ہو جائے	,, ,, ,,	61
6	ہیں سرکار ہی سب کے کام آنے والے	,, ,, ,,	63
7	کتنی پُر کیف میری قسمت ہے	,, ,, ,,	65
8	جو فخرِ زمیں، نازشِ آسماں ہے	,, ,, ,,	67
9	اذن مل جائے مجھ کو مدحت کا	,, ,, ,,	69
10	مجھے طیبہ بلایا جا رہا ہے	,, ,, ,,	71
11	نبی کا گنبدِ خضریٰ مری نگاہ میں ہے	,, ,, ,,	72
12	ہر ایک عاشقِ سرکار بے مثال ہوا	,, ,, ,,	75
13	مرے سرکار کا جو امتی ہے	,, ,, ,,	77
14	خوش ہوئی زندگی دیکھتے دیکھتے	,, ,, ,,	79
15	کیا مجھے اور اس کے سوا چاہیے	,, ,, ,,	81
16	اب جو طیبہ کو قافلہ جائے	,, ,, ,,	83
17	خدا کے گھر سے بہتر کوئی بھی گھر ہو نہیں سکتا	,, ,, ,,	85

18	ایسی عظمت مرے رسول کی ہے	تمثیل زہرا عزیزی	87
19	کس چیز پہ قبضہ نہیں سرکار تمہارا	" " "	89
20	جو ہو جائیں چشم کرم کے اشارے	" " "	91
21	شاہ ابرار، شاہِ زمن، یا نبی	" " "	93
22	مجھ کو حاصل جو شادمانی ہے	" " "	95
23	نبی ہیں باعثِ عالم انہیں کا ہر زمانہ ہے	" " "	97
24	ان کی محفل سجائے جاتے ہیں	" " "	99
25	آپ کہہ دیں دلیل ہو جائے	" " "	101
26	ہر گھڑی ذکر مصطفیٰ کیجے	" " "	103
27	شہ بطحا کی الفت ہی شفاعت کی ضمانت ہے	" " "	104
28	مجھے یاد خیر الانام آ رہے ہیں	" " "	105
29	اذانوں کی آواز آنے لگی	" " "	107
30	ہر طرف، جا بجا مدینے میں	" " "	109
31	چاہت میں مصطفیٰ کی جو دیوانہ ہو گیا	" " "	111
32	شاہ کونین، جانِ جہاں آپ ہیں	" " "	113

حصۂ مناقب

1	باغ بہشت کی کبھی خوشبو نہ پائے گا	تمثیل زہرا عزیزی	116
2	جسے بھی تم سے محبت ہے فاطمہ زہرا	" " "	118
3	اس طرف بھی نظر سیدہ فاطمہ	" " "	120
4	اپنے نانا کے رازداں ہیں حسین	" " "	122
5	سب سے اچھے ہیں حضرت نوّاب	" " "	124

حرفِ دعا

نعت و مناقب گوئی باعثِ اجر و ثواب ہے اور چمنستانِ ارادت و مودت کا مہکتا ہوا تر و تازہ گلاب ہے، دہلیزِ رسول ﷺ پر جبین قلم جھکانے اور چراغِ عشق جلانے کا نام نعت ہے، جبکہ محبوبانِ خدا و رسول کی تعریف و توصیف اور ان کے اطوار و کردار کا بیان منقبت ہے۔ یہ شعر و ادب کے وہ دو معتبر اور بے کنار موضوعات ہیں جو باہم مخلوط و مربوط بھی ہیں اور اپنی علیحدہ شناخت کے حامل بھی ہیں ہر آنے والی ساعتیں نعت و مناقب کی نو بہ نو جہات متعارف کروا رہی ہیں جس کا ثبوت نعت و مناقب گویان کی روز افزوں ہوتی تعداد ہے، یہ بات بھی طمانیت افزا ہے کہ نسل نو بھی غایت دل جمعی کے ساتھ نعت و مناقب گوئی کی جانب راغب و مائل نظر آتی ہے انہیں نو واردانِ بساطِ سخن میں ایک نام تمثیل زہرا کا بھی شامل ہوا ہے جس کا مجموعۂ نعت و مناقب بعنوانِ ''عقیدت رنگ'' عنقریب طباعت آشنا ہو رہا ہے جس کی مجھے از حد خوشی ہے۔ تمثیل زہرا سے میرا تعارف سوشل میڈیا کے توسط سے ہوا، اس نے اپنے اشعار بہ غرض اصلاح مجھے ارسال کیے اور میرے حلقۂ تلامذہ میں شمولیت کی درخواست بھی پیش کی، اب وہ باقاعدہ میرے تلامذہ میں شامل ہے۔

تمثیل زہرا ایک مہذب و دین دار گھرانے سے تعلق رکھتی ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے بامِ قلب و ذہن پر حبِ رسول و آلِ رسول علیہم السلام کے بے شمار انجم و ماہتاب فروزاں ہیں جو اسے شعر عقیدت کے لیے روشنی فراہم کرتے ہیں۔ وہ جو کہتی ہے پورے خلوص اور نیاز مندی سے کہتی ہے اور دامن تعظیم و تکریم ہاتھ سے نہیں جانے دیتی نیز حزم و احتیاط کی انگلیاں تھامے جادۂ سخن پر محوِ سفر ہے، اس کی شاعری "از دل خیزد بر دل ریزد" کی عمدہ مثال ہے، اسے بہترین مصرعے کہنے کا ہنر آتا ہے، وہ چھوٹی اور مترنم بحروں میں اپنا مافی الضمیر بہ طریق احسن بیان کر لیتی ہے اس کے زیادہ تر اشعار عام فہم اور سادہ ہوتے ہیں چونکہ وہ ابھی نو آموز ہے اس لیے اس کی شاعری میں جدت و ندرت اور تازہ کاری کا عنصر غالب نہیں مگر اس کی شاعری صداقت آمیز و عقیدت افروز ضرور ہے اور قابل مطالعہ بھی، ابھی وہ مشق و مزاولت کے مراحل میں ہے ان شاء اللہ وہ دن ضرور آئے گا جب اس کا نام کوئے سخن کے گوشے گوشے تک رسائی حاصل کر لے گا۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت بہ طفیل رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے صحت و عافیت والی طویل عمر عطا فرمائے اور اس کے فکر و فن کو جِلا بخشے نیز اسے خدمتِ نعت و مناقب کی بے اندازہ توفیق ارزاں ہو۔

آمین ثم آمین

سید محمد نور الحسن نور نواب عزیزی

بانی و صدر دبستان نوابیہ عزیزیہ پبلیکیشنز قاضی پور شریف، (بھارت)

حرفِ معتبر

جادۂ مدحت پر گامزن کاروان شوق میں تازہ شمولیت تمثیل زہرا کی ہے جو اپنے ساتھ بطور زادِ راہ ''عقیدت رنگ'' لیے ہوئے وارد ہوئی ہیں۔ یہ وہ قافلہ ہے جو سرابوں کے سفر اور دشت گمرہی میں بھٹکنے سے بے خوف ہے اس لیے کہ رہبری خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ کرم شعار فرماتی ہے۔ تمثیل زہرا نے اس عمر میں شعر گوئی کا آغاز کر دیا کہ جب دیوار دبستاں پر لام الف لکھنے کے دن تھے۔ لیکن جسے خدائے کریم نے طبع موزوں سے نوازا ہو اور اس کے ساغر قلب میں عشق رسول کی شراب بے غش کے چند قطرے ہی ہوں تو وہ شاعر نعت گوئی کی طرف مائل ہو جائے گا۔ یوں بھی اس عالم ہست و بود میں بیشتر افراد اپنی حیات مستعار اسی فکر میں صرف کر دیتے ہیں کہ آخر ان کی زندگی کا مقصد کیا ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ دولت انفاس ختم ہو جاتی ہے اور طائر روح قفس عنصری کو توڑ کر اپنے وطن لوٹ جاتا ہے۔ قید غم حیات سے تو نجات ملی مگر راز حیات کی جستجو رائیگاں ہوئی۔ کیا ہر انسان کی جستجو رائیگاں ہوتی ہے؟ نہیں! ہرگز نہیں! ایک صوفی نے راز حیات کی پردہ کشائی اس طرح کی ہے۔

عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول
کہاں کہاں لیے پھرتی ہے جستجوئے رسول

اب پوچھیے متاع حیات کسے کہتے؟ جواب حضرت نور کے اس شعر میں ملے گا۔

عشق شہ امم ہی متاع حیات ہے
اک صاحب نگاہ یہ سمجھا گیا مجھے

ان باتوں کا مقصد یہ ہے کہ مرنے کے بعد بھی اگر آپ زندہ رہنا چاہتے ہیں تو بہ ہر صورت در آقا سے اپنا تعلق استوار رکھیے۔ اگر شعر کہہ سکتے ہیں تو نعت کہیے۔ شعر موزوں کرنے سے قاصر ہیں تو نثری نعت لکھیے۔ اور اگر قرطاس وقلم سے کوئی رابطہ نہیں تو نعت پڑھیے اور اسے عادت ثانیہ بنا لیجیے۔ کہ یہی دستور محبت اور رسم خانقاہی ہے۔ دنیائے شاعری میں میرے نزدیک فنا یہ ہے کہ کوئی شاعر اِدھر اُدھر کی باتوں میں تضیع اوقات کرتا رہے۔ اور بقا یہ ہے کہ وہ سوائے نعت و مناقب اور کچھ بھی نہ کہے۔ صد آفریں کہ تمثیل زہرا نے وقت ضائع کیے بغیر اپنی ناصبور و بے قرار روح کے لیے سامان تسکین و راحت تلاش کر لیا اور مصروف کیا خود کو آقائے کائنات اور اہلبیت پاک سلام اللہ علیہم اجمعین کی مدحت نگاری میں۔ کلام ان کا فنی معائب سے دور ہے۔ اشعار میں بادۂ عشق نبی کا کیف و سرور ہے۔ بندشیں چست ہیں الفاظ کی نشست و برخاست بھی دیدنی ہے اور سلاست و روانی کا تو پوچھنا ہی کیا ہے!

الغرض اس مختصر سے مجموعۂ نعت و مناقب میں وہ سب کچھ موجود ہے جو ایک صاحب ذوق کے لیے باعث طمانیت قلب ہے۔

سید محمد عجب الحسن نوابی عزیزی

تمثیل زہرا کا شعرِ عقیدت

مدح نگاری شاعری کے اہم ترین موضوعات میں سے ایک ہے جو ازمنۂ قدیم سے ہی مروج و مستعمل ہے، شعرا حصولِ مال و منال اور عزّ و جاہ کی خاطر ملوک و رؤسا اور وزرا و امرا کی مدح میں قصائد لکھتے، جسے مدحِ تکسّبی کہا جاتا ہے۔ مرور وقت کے باعث نہ ان قصائد کے مدّاح باقی رہے، نہ اس مدح میں کچھ کیف بچا بلکہ بیشتر قصائد طاقِ نسیاں کی نذر ہو گئے۔ لیکن مدحت و نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرنے والے خود بھی ارجمند و سربلند ہوئے اور ان کی مدحت بھی دنیوی و اخروی فلاح کا سبب بنی، کیونکہ اس مدح کی ممدوح وہ ذات والا صفات ہے جو وجہِ وجودِ کائنات ہے، شعور و آگہی کی معراجِ عظمیٰ ہے، جس کے ذکر کا پرچم رفعت و بلندی کے بام اوج پر لہرا رہا ہے، جس کی مدح و ثنا ہر دور کے کثیر شعرا نے کی، یہ مدح صرف رسمی نہیں بلکہ مدحِ صدق مآب ہے، اس ضمن میں ہمیشہ مہارتوں اور ہنر کاریوں کے ساتھ ساتھ دلی جذبات کو بھی بروئے کار لایا جاتا ہے بحمد اللہ! نعت گو شعرا و شاعرات کی یہ تعداد روز بہ روز بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ لہٰذا تاریخِ عالم ایک ہی ہستی کی اس قدر تعریف و توصیف کی مثال پیش کرنے سے عاجز و قاصر ہے۔

گویا ادبیاتِ عالم میں نعت مسلم المقام صنف بن چکی ہے، عصر موجود میں مدحت گزاروں کی صف میں معاشرے کے مذہبی طبقے کے ساتھ عصری تعلیم یافتہ طبقے کا ورود مسرت خیز و باعثِ اطمینان ہے۔

محترمہ تمثیل زہرا عزیزی بھی نعت گو شاعرات میں ایک خوشگوار اور احسن اضافہ ہیں۔ وہ کیمبرج یونیورسٹی سے اکاؤنٹنگ اینڈ فنانس میں بی ایس سی کر رہی ہیں، غزل بھی کہتی ہیں لیکن نوازشات عشقِ رسول کی بدولت نعت گوئی کا اغلب رجحان رکھتی ہیں۔ وہ عمر کے اس حصے میں ہیں جب تتلیاں، جگنو، رنگ اور خوشبوئیں تخیل کو مسحور رکھتی ہیں لیکن تمثیل زہرا کا گلزارِ خیال سیرت رسول کے رنگوں اور خاکِ مدینہ کی خوشبوؤں سے مہکتا رہتا ہے، میں یہاں ان کے کلام کا تنقیدی جائزہ پیش کرنے کی بجائے اس امر پہ ان کی حوصلہ افزائی کرنا چاہوں گی کہ انہوں نے نعت و مناقب گوئی کو اپنا مرکزِ تخیل بنا لیا ہے، ان کا زیر اشاعت مجموعہ نعت و مناقب ''عقیدت رنگ'' کا ایک ایک شعر ان کے جذبۂ عشقِ رسول کا نہایت عمدہ مظہر ہے، عشقِ شہِ امم چیز ہی ایسی ہے کہ جسے حاصل ہو، خوش بختی و سعادت مندی اس کا مقدر ہو جایا کرتی ہے، تمثیل زہرا کی شاعری عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیفیات کی آئینہ دار ہے، سادگی و بے ساختگی کے اوصاف سے متصف اور تصنع سے مبرا ہے، وہ نعت کو خاص عطائے خدا سمجھتی ہیں اور اس کے لیے یوں دعا گو رہتی ہیں۔

اذن مل جائے مجھ کو مدحت کا
ذکر لب پر ہو جانِ رحمت کا

انہوں نے سرور کائنات علیہ الصلوات والتسلیمات کی مدح وثنا کو صرف ایک مشغلہ یا اظہارِ فن کے طور پر نہیں اپنایا بلکہ نعت ان کا سرمایۂ حیات اور اصلِ حیات ہے۔

نبی کا ذکر ہے لازم برائے راحتِ جاں
نبی کا ذکر ضروری ہے زندگی کے لیے

اوصاف وخصائصِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکرِ جمیل نعت کی اساس ہے۔ختم نبوت بھی آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیگر بے شمار خصائص میں سے ایک ہے، جو اصولِ اسلام اور ضروریاتِ دین میں سے ہے۔قرآن مجید میں ہے۔

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں میں آخری ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کوئی عمارت بنائی ہو اور اس کو خوب سجایا ہو اور مزین کیا ہو مگر اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی ہو، لوگ اس کے ارد گرد چکر لگانے لگے اور اس کے حسن تعمیر پر خوش ہونے لگے اور کہنے لگے کہ یہاں پر اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی، آپؐ نے فرمایا میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں ہی تمام نبیوں کا خاتم ہوں۔(مسلم ۲، ۲۴۸)

اہل ایمان کے اس بنیادی عقیدے پر اعدائے اسلام کی جانب سے ہر عہد میں رقیق حملے ہوئے۔علما وصوفیا، مذہبی اکابرین، ادبا اور شعرا کے علاوہ ہر شعبۂ حیات سے تعلق رکھنے والے افراد نے ان حملوں کا دنداں شکن جواب دیا کیونکہ عقیدۂ ختم نبوت ہمارے دین کی بنیاد اور شہ رگ ہے۔

تمثیل زہرا عزیزی کے اس مجموعے میں ایک پورا کلام ہے جس کی ردیف ہے ''خاتم الانبیا''۔اس کلام میں وہ نہ صرف عقیدۂ ختم نبوت کی توضیح وتشریح کرتی دکھائی دیتی ہیں بلکہ آقائے کائنات کے اس وصفِ عظیم کا وسیلہ دے کر علاجِ بے کسی کے لیے محو التجا ہیں ملاحظہ کیجیے۔

مصطفٰے، مجتبٰی خاتم الانبیا اے شہ دوسرا خاتم الانبیا
آپ سے ابتدا آپ پر انتہا خاتم الانبیاء خاتم الانبیا
آپ کی ذات ہے رونقِ دو جہاں آپ شمس الضحٰی، خاتم الانبیا
آپ قاسم بھی ہیں آپ مختار بھی آپ خیرالوریٰ، خاتم الانبیا
بے کسوں کا سہارا فقط آپ ہیں میرے شاہ ھدیٰ، خاتم الانبیا
مجھ خطا کار کی لاج رکھ لیجیے بہرِ رب العلا، خاتم الانبیا
اک نگاہِ کرم اپنی زہرا پہ بھی دے رہی ہے صدا خاتم الانبیا

نعت کی ہمہ گیریت نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت مطہرہ کے تمام گوشوں اور اوصاف و کمالات کی تمام جہات کے ساتھ ساتھ منسوباتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اپنے دامنِ وسعت میں سمیٹ لیا ہے انہی منسوبات میں سے ایک ذکرِ مدینہ شریف ہے۔ مدینہ منورہ دارالہجرت، دارالایمان اور طیبہ و طابہ جیسے اسمائے شریفہ سے موسوم ہے، یہ حرمِ پاکِ رسول مکہ مکرمہ کے بعد التفاتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص مرکز رہا اس ارض پاک کے لیے حبیب خدا دعائیں فرماتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ شریف سے انس و الفت درج ذیل حدیث میں ملاحظہ کیجیے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادتِ کریمانہ تھی کہ سفر سے واپسی پر جب مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے تو (اپنے شہر سے محبت کی وجہ سے) سواری کو تیز کر دیتے"۔

کون ایسا صاحب ایمان ہے جو اس ارض پاک کی حاضری کی حسرت نہ رکھے جس کی فضائیں اس عہد کے لمحے لمحے کی امین ہیں کہ جب باعث تخلیق کون و مکاں اس شہرِ پرنور میں محوخرام ناز ہوتے تھے۔

عقیدت رنگ میں تقریباً ہر کلام میں ایک آدھ شعر ایسا ضرور موجود ہے جو شاعرہ کے مدینہ طیبہ سے قلبی ربط کی طرف اشارہ کرتا ہے اور حاضری وحضوری کی تمناؤں کا مظہر ہے، تمثیل زہرا عزیزی ایک بار زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہو چکی ہیں اور بار دگر حاضری کی حسرت لیے سراپا انتظار ہیں۔ بقول استاذ گرامی قدر سید محمد نور الحسن نور نوابی عزیزی۔

قسمت سے ایک بار جو طیبہ پہنچ گیا
خواہش اسے ستانے لگی بار بار کی
(ثنا کی نکہتیں ص ۱۵۲)

دیکھیے تمثیل زہرا اپنی خواہشات کا کس طرح اظہار کرتی ہیں۔

پھر مدینے بلایئے سرکار
واسطہ اہلبیت و عترت کا

یہ دل میں آتا ہے جا پہنچوں اڑ کر
مدینے کی لگن ایسی لگی ہے

اب جو طیبہ کو قافلہ جائے
ساتھ مجھ کو بھی لے لیا جائے

مجھے یقین ہے ان کے کرم پہ اے زہرا
مرے رسول بلائیں گے حاضری کے لیے

کسی طرف بھی میں جانے کا سوچ سکتی نہیں
مدینے پاک کا رستہ مری نگاہ میں ہے

مرے نصیب پہ آئے گا پیار جنت کو
نبی کے شہر میں جو میرا انتقال ہوا

کروں کچھ بیاں جو مدینے کی عظمت
نہ منھ ایسا میرا نہ ایسی زباں ہے

مودتِ اہلبیت جب دلوں کو مسکن بناتی ہے تو دھڑکن دھڑکن وجدانی لے سے آشنا ہو جاتی ہے تمثیل زہرا کا منقبت رنگ بھی شگفتہ اور تر و تازہ گل ہائے مودت سے کشید کردہ ہے پنجتن پاک علیہم السلام کے فضائل و خصائل کا بیان، اولیائے عظام کی عظمت و بزرگی کا ذکر، اپنی بے بضاعتی کا اظہار اور ان کے مراتب کے وسیلے سے اپنی حاجت برآری کی درخواست ان کی مناقب کے کلیدی موضوعات ہیں۔

مناقب کے چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

نام علی کو ورد کیا کیجیے سدا نامِ علی امید کا گلشن کھلائے گا
سینے بہر نبی دے رہا ہے صدا میرا زخم جگر سیدہ فاطمہ

ہر اک خیال کی سرحد سے حدِ امکاں سے
بعید تیری فضیلت ہے فاطمہ زہرا

بالخصوص منقبتِ سیدۂ کائنات علیہا السلام کا یہ مطلع دامن کشِ دل و نظر ہے۔

اس طرف بھی نظر سیدہ فاطمہ
لو ہماری خبر سیدہ فاطمہ

تمثیل زہرا کی منقبت میں قرآن وحدیث کا اقتباس بھی جلوہ فشاں نظر آتا ہے۔

ہے یہ ظاہر "حُسَینٌ مِنّی" سے
میرے آقا کے جان جاں ہیں حسین

وہ بانیٔ خانقاہِ نوابیہ عزیزیہ، قطب الاقطاب حضرت الحاج خواجہ صوفی سید نواب علی شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں کچھ اس انداز میں خراج عقیدت پیش کرتی ہیں۔

کیوں نہ جھک جائے خودبخود مرا دل
پاؤں تیرے ہیں حضرت نوّاب

خالی جھولی ہر ایک سائل کی
آپ بھرتے ہیں حضرتِ نوّاب

ان شاء اللہ تمثیل زہرا عزیزی کا عقیدت رنگ نئی قوس قزح کا پیش خیمہ ثابت ہوگا اور کیوں نہ ہو کہ انہیں استاذ گرامی قدر سید محمد نورالحسن نور نوابی عزیزی دام ظلہ جیسی نابغۂ روزگار شخصیت کی رہنمائی اور خانقاہِ نوابیہ عزیزیہ کا فیضان حاصل ہے۔ میں تمثیل زہرا عزیزی کا سفرِ عقیدت کی اس پہلی منزل پر خلوصِ دل سے خیر مقدم کرتی ہوں اور مزید کامرانیوں کے لیے دعا گو ہوں۔

کنیز بارگاہِ نوابی
(پروفیسر) شمائلہ صدف عزیزی
فیصل آباد (پاکستان)

بارگاہ نوابی سے فیضیاب شاعرہ تمثیل زہرا عزیزی

محبی ومکرمی قاری اخلاق فتحپوری کے ذریعے مجھے معلوم ہوا کہ دبستان نوابیہ عزیزیہ کے زیر اہتمام تمثیل زہرا عزیزی کا مجموعۂ نعت ومناقب عقیدت رنگ شایع ہو رہا ہے جس پر مجھے بھی چند سطور لکھنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے سب سے پہلے میں تمثیل زہرا کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہیں مملکت شعر وسخن کے تاجدار سید الشعرا حضرت سید محمد نور الحسن نور نوابی عزیزی سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ حضرت نور میاں کی شاعری کوئی معمولی وعامی شاعری نہیں ہے۔ ان کے سبھی شعر زمزم وکوثر سے دھلے ہوئے ہوتے ہیں اور عشق رسول کے حقیقی ترجمان ہوتے ہیں۔ جناب یاور وارثی عزیزی نوابی ان کے بارے میں فرماتے ہیں ۔

" نور الحسن نور میاں کی شاعری میں مضامین کا تنوع بھی ملتا ہے جو خصوص نعتیہ شاعری کرنے والے چند شعراء کے علاوہ ناپید ہے۔"

(محترم یاور وارثی عزیزی نوابی کانپوری)

پروفیسر عبدالحمید اکبر کہتے ہیں

" شعر وسخن کے تمام تر ادبی اور فنی خصوصیات اگر کہیں موجود ہیں تو وہ نور میاں کے مجموعۂ نعت میں۔"

(پروفیسر عبدالحمید اکبر سابق صدر شعبۂ اردو وفارسی گلبرگہ یونیورسٹی گلبرگہ کرناٹک)

پروفیسر بدرالدین شبنم رقم طراز ہیں

جنہیں آسمان شعر وادب کا اک تابندہ ستارہ" شاعر جدت طراز، استاذ الشعراء سید الشعراء کے بھاری بھر کم الفاظ سے لوگ یاد کرتے ہیں وہ نور میاں کی ذات ہے۔

(پروفیسر بدرالدین شبنم سابق پروفیسر بھاگلپور یونیورسٹی بھاگلپور بہار)

عروس فاروقی کا منظوم خراج عقدیت

حضرت نواب کے لخت جگر
یعنی جید باپ کے جید پسر

(صاحبزادہ محمد نجم الامین عروس فاروقی مونیاں شریف گجرات پاکستان)

ڈاکٹر ریاض مجید کے مطابق

ہو جن میں آپ کے تذکار زندہ
وہی اشعار ہیں اشعار زندہ

عالمی ادیب وتنقید نگار

(پروفیسر ڈاکٹر ریاض مجید رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی فیصل آباد پاکستان)

حضرت نور میاں کی ذات وہ ہے جن کو اساطین شعر و ادب بھی شاعر جدت طراز و سید الشعرا کہنے پر فخر کرتے ہیں آج سے ۱۰ سال پہلے جب حضور نور میاں شاہ صاحب کی عمر شریف ۲۸ سال کی تھی آپ کی نعتوں کو سن کر ہندوستان کے بہت بڑے ادیب وشاعر ونقاد ڈاکٹر شکیل اعظمی صاحب نے کہا تھا حضور نور میاں کی عمر شریف ۲۸ سال کی ہے مگر شاعری کی عمر لگتا ہے ۶۰ سال کی ہو چکی ہے۔

تمثیل زہرا! آپ بہت خوش قسمت ہیں کہ آپ کو اس خانوادے سے وابستگی ہے جو خانوادۂ رسول ہے اور اس آستانۂ عالیہ سے نسبت ہے جو منبع فیوض و برکات ہے۔ اور اس ذات سے تعلق ہے جسے دنیائے معرفت حضور سید نوّاب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اسم گرامی سے جانتی ہے۔ آپ جو دعائیں مانگتی ہیں وہ دعائیں ان کے صدقے میں قبول ہوتی ہیں آپ کو جو رزق ملتا ہے اسی کے جد کریم کا فیض ہے مجھے نہیں معلوم کہ آپ کے گھر سے شیخ عبد اللہ شاہ غازی کی چوکھٹ کتنے افاصلے پر ہے؟۔ سرکار داتا کا دربار کتنے کوس کی مسافت پر ہے؟۔ شیخ بابا فرید

الدین گنج شکر کا دربار کتنی دور ہے؟۔سرکار سلطان باھو اور پیر مہر علی شاہ صاحب کے گنبد کی چمک کتنے گھنٹے کی مسافت کے بعد نظر آتی ہے؟۔لیکن میں یہ جان گیا کہ آپ کے دل سے قاضی پور شریف بہت قریب ہے۔وہ قاضی پور جو فی الوقت مرکز نعت ہے۔جو عاشقوں کی قلندروں کی مستانوں کی دیوانوں کی سرزمین ہے۔لفظ قاضی پور شریف کوئی کہتا ہے تو لگتا ہے مشک اور زعفران اس کی خوراک ہے۔قاضی پور شریف کا ذکر سنتے ہی سماعتیں معطر ہو جاتی ہیں۔

تمثیل زہرا! آخر آپ نے نسبت اویسی کا فیض پا ہی لیا ہم اور آپ ایسے ملک کا حصہ ہیں جس کو صوفیائے کرام کی روحانی مجلس میں ملک بند نہیں ملک عطائے رسول کہتے ہیں اسی ذات مبارکہ کی برکتیں دیار قاضی پور شریف میں یوں تقسیم ہوتی ہیں کہ لوگ لاک ڈاؤن میں کہا کرتے تھے کہ اگر اجمیر شریف جانے کی پابندی ہے تو آؤ قاضی پور شریف ہو لیتے ہیں۔اسی ذات کی بارگاہ میں جس حسن خلوص اور خوش اسلوبی اور عقیدت میں ڈوب کر آپ نے اپنے دل کا نذرانہ پیش کیا ہے وہ لائق تحسین ہے۔

سب سے اچھے ہیں حضرت نواب　　سب سے پیارے ہیں حضرت نواب
کیوں نہ جھک جائے خود بہ خود مرا دل　　پاؤں تیرے ہیں حضرت نواب

تمثیل زہرا! جہاں آپ نے اپنا دل جھکایا ہے اس بارگاہ کے بارے میں سید نور الحسن نور صاحب نے کچھ یوں خراج پیش کیا ہے۔

مجھ پر عطا ہے خاص یہ رب غفور کی　　حصے میں میرے آئی ہے مدحت حضور کی
کہتا ہے آستانۂ نوّاب شہ کا فیض　　اونچی ہے آسماں سے زمیں قاضی پور کی

جس نے دیکھے حضور کے جلوے　　اس کو بھائے نہ حور کے جلوے
ایک دیوانۂ نبی ہے یہاں　　دیکھیے قاضی پور کے جلوے

تمثیل زہرا! آؤ چپکے سے یہ مصرع بدل کر یوں کر دیں۔

سب ہی دیوانۂ نبی ہیں یہاں
دیکھیے قاضی پور کے جلوے

تمثیل زہرا صاحبہ! آپ نے تو قاضی پور کا نام نہیں لیا مگر بغیر نام لیے ہوئے آپ نے مخدومۂ کائنات کی بارگاہ میں خراج پیش کرتے وقت جو طریقہ اپنایا ہے یہ ایمانیات کا حصہ ہے بقول استاذِ زمن بریلوی۔

قدر والے جانتے ہیں قدر روشان اہل بیت

جسے بھی تم سے محبت ہے فاطمہ زہرا اسی کے واسطے جنت ہے فاطمہ زہرا
اسی لیے ہے مجھے فخر اپنی قسمت پر تمہاری آل سے نسبت ہے فاطمہ زہرا

تمثیل زہرا! اگر آپ نے ایک جہاں کو مخدومۂ کائنات اور ان کی آل پاک پر واری جاتے ہوئے دیکھا ہے تو کیا تعجب ہے؟

تعجب کی جا تو یہ ہے جب خود ہی گلشن زہرا کا ایک پھول حضور سید نور الحسن نور کی صورت میں یوں گویا ہوتا ہے۔

تری جاگیر تیری ملک ہیں سب زمین و آسماں خاتون جنت
فدا تجھ پر، ترے بیٹوں پہ صدقے مرا دل، میری جاں خاتون جنت

تمثیل زہرا! چھوٹی چھوٹی بحروں میں اپنے وسیع خیال وفکر کی کشتیاں چلانے کا فن آپ کو کہاں سے ملا؟۔

بتائیں یہ اسی صاحب نعت کی آل سرتاپا نور میں ڈوبے ہوئے نور میاں شاہ صاحب کا فیض ہی تو ہے جو آپ نے دریا کو کوزے میں سمو دیا!۔

دستگیری حضور کرتے ہیں بالیقیں بالضرور کرتے ہیں
یاد آقا کے جلوے اے زہرا زندگی نور نور کرتے ہیں

آپ کے اندر حساسیت کا غلبہ ہے دنیا اپنے کاروبار کے دروازے کو وا کرنا چاھتی ہے لوگ اپنے اجڑے ہوئے نشیمن کو آباد کرنے کے خواہاں ہیں لیکن آپ اسی لاک ڈاؤن میں یہ دعا کر رہی ہیں۔

کھول دیجے مدینے کی راہیں
التجا ہم حضور کرتے ہیں

آپ کے ایک شعر کو پڑھ کر احساس ہوا کہ تحریک ختم نبوت کے مجاہدین کے قافلے کا روحانی فیض بھی آپ کو ملا ہے۔

آپ سے ابتدا، آپ پر انتہا
خاتم الانبیا، خاتم الانبیا

غازی پور کے نعتیہ مشاعرے میں پڑھا گیا ایک شعر بصورت مطلع یاد آ گیا۔

ابتدا ہو گئے انتہا ہو گئے
جو بھی ہونا تھا سب مصطفیٰ ہو گئے

قارئین کرام! نعت ہو اور منقبت نہ ہو؟ حضور کو یاد کرنے والا حسین کو بھول جائے؟ ایسا نہیں ہوسکتا۔ دیکھا آپ نے کیسا کرم ہوا تمثیل زہرا پر کس قدر مؤدب انداز میں عظمت حسین کا اظہار کر رہی ہیں۔

اپنے نانا کے رازداں ہیں حسین دین و ایماں کے ترجماں ہیں حسین
ان کی جانب نگاہ کیسے اٹھائیں ''ہم زمیں اور آسماں ہیں حسین''

تمثیل زہرا! لگتا ہے آپ نے سید نورالحسن نور میاں شاہ صاحب کے قلزم نور میں خوب غوطہ لگایا ہے۔ استفادہ کرنے کا ہنر کوئی آپ سے سیکھے۔ حضور نور میاں شاہ صاحب نے فرمایا۔

روشن ہیں چاند نعت کے میری زبان پر
پھر کیوں نہ تذکرے ہوں مرے آسمان پر
آسیب آ رہے ہیں تو آنے دو سامنے
نام نبی کا تیر چڑھا ہے کمان پر

آپ نے بھی درج بالا ان خوش آہنگ اشعار سے خوب لطف اٹھانے میں کمال کیا۔ اور آپ کے درج ذیل اشعار کے ذریعے اپنے استاد سے استفادے کا ثبوت بھی ملتا ہے۔

خوش ہوئی زندگی دیکھتے دیکھتے میں مدینے چلی دیکھتے دیکھتے
دشمن مصطفیٰ دیکھ ضائع ہوئی تیری جادو گری دیکھتے دیکھتے

نور میاں شاہ صاحب نے کہا تھا۔

میرے سرکار کے در سے کوئی خالی جائے؟
فکر باطل نہ خرد خانے میں ڈالی جائے!
بیٹھ کر گنبد خضرا کے حسیں سائے میں
آؤ دنیا ہی میں جنت کی ہوا لی جائے

آپ کو اپنے بزرگوں کے اقوال و تعلیم پہ عمل کرنے کی توفیق بہت جلد مل گئی الحمد اللہ بالآخر آپ نے حق شاگردی ادا کرنے کی کامیاب کوشش بھی کی۔

نبی کا گنبد خضرا مری نگاہ میں ہے کہ جیسے عرش کا جلوہ مری نگاہ میں ہے
کسی طرف بھی میں جانے کی سوچتی ہی نہیں مدینے پاک کا رستہ مری نگاہ میں ہے
علاج تم سے کرانا نہیں طبیبو! مجھے غبار شہر نبی کا مری نگاہ میں ہے

فیصل آباد اور اسلام آباد کا فاصلہ تقریباً 300 کلومیٹر کا ہے مگر دونوں شہروں کی آرزوئیں ایک معلوم ہو رہی ہیں۔

میں بھی زندان ہجر سے نکلوں
مہرباں ہوں اگر شہ نواب

پروفیسر شمائلہ صدف عزیزی فیصل آباد

اسی در کی ہے آرزو مجھ کو
جہاں رہتے ہیں حضرت نواب

تمثیل زہرا عزیزی اسلام آباد

۳۰ اگست ۲۰۲۰ خاص عاشورہ کی صبح کو ہماری والدۂ مخدومہ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور انہیں رحلت کا وہ دن میسر آیا جسے شہادتوں اور قربانیوں کا دن کہتے ہیں۔ یہ محض آل رسول کا ہی صدقہ ہے جسے ہم بجا طور پر صدقہ ہی کہیں گے۔

الحمدللہ! رب قدیر نے میرے گھر والوں کے دلوں پر غم حسین کو ہی غالب رکھا۔ کیوں کہ غم حسین سے بڑھ کر کوئی غم نہیں۔ یہ وہ غم ہے جو نبی کا غم ہے، علی کا غم ہے، فاطمہ کا غم ہے، حسن کا غم ہے۔ بلکہ مجھے کہنے دیجیے کہ یہ کل اہل بیت کا غم ہے۔

تمثیل زہرا! معذرت چاہتا ہوں اس وقت سرکار نور میاں شاہ صاحب کے اشعار کی فضا قائم ہے اور کلام نور کے ایک ایک مصرعے سے غم اہل بیت مترشح ہے جنہیں سن کر والد صاحب قبلہ کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں نے روشنائی کی جگہ تو لے رکھی ہے مگر خامۂ فکر و خیال دم توڑ رہا ہے۔

حریص فیض قادری

محمد آصف رضا سیفی پرتاپ گڑھ

(الہند)

ایک خط تمثیل زہرا کے نام

میری پیاری بہن تمثیل زہرا! آج میں اپنے خط کا آغاز ایک واقعہ سے کر رہا ہوں, سنو اور غور سے سنو!

حضرت محبوب الٰہی نے اپنے چہیتے مرید حضرت امیر خسرو کو ایک بار پرانی دلی کسی کام سے بھیجا تو کافی تاخیر سے سامان لے کر محبوب الٰہی کی بارگاہ میں حاضر ہوئے محبوب الٰہی نے فرمایا خسرو کیا بات ہے بہت دیر ہو گئی خسرو نے عرض کیا حضور راستہ خالی نہیں تھا اللہ کے ایک ولی کا جنازہ جا رہا تھا جنہوں نے اپنے وصال سے پہلے اعلان فرما دیا تھا کہ جو میرے جنازے کو کاندھا دے گا وہ جنتی ہو جائے گا یہ سن کر پوری دلی ٹوٹ پڑی محبوب الٰہی نے فرمایا اچھا تو تم کاندھا دینے چلے گئے تھے اسی لیے دیر ہو گئی امیر خسرو نے عرض کیا حضور ایسا نہیں ہے بلکہ یہ سننے کے بعد میں نے اپنے آپ کو ایک کوٹھری میں چھپا لیا تھا محبوب الٰہی نے فرمایا حیرت کی بات ہے جنت مفت میں مل رہی تھی تم لینے کیوں نہیں گئے حضرت خسرو نے عرض کیا حضور ان کا ولی ہونا برحق ان کا فرمان بھی سر آنکھوں پر لیکن حضور یہ معلوم ہونے کے بعد کہ جو جنازے کو کاندھا دے گا جنتی ہو جائے گا اب اگر میں جنازے کو کاندھا دینے جاتا تو میں دنیائے عشق و محبت کا مجرم قرار پاتا دنیا مجھے طعنہ دیتی کہ خسرو کو اپنے پیر پر اعتماد نہیں تھا جبھی تو دوسرے سے جنت لینے گیا تھا میرے سرکار آپ کے پاس کس چیز کی کمی ہے جنت بھی لوں گا تو آپ سے اور آپ ہی والی۔

پیاری بہن تمثیل زہرا میں عشق و محبت سے لبریز اس تحریر کے پیش نظر گلہائے عقیدت و محبت پیش کرتے ہوئے مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا کہ یہ تمہاری

خوش نصیبی ہے کہ مرکز نعت رسول قاضی پور شریف کی سرزمین نے تمہیں آسمان ادب کی بلندیاں عطا فرمائیں یہ تمہاری فیروز بختی ہے کہ سیدی سرکار نواب علی شاہ نے اپنے آستانے کی جاروب کشی کے لیے تمہاری پلکوں کا انتخاب فرمایا یہ تمہاری سعادت مندی ہے کہ عزیز الاشراف حضرت صوفی سید محمد عزیز الحسن شاہ نے تمہارے پاؤں میں اپنے سلسلے کی زنجیر گداگری ڈال کر تمہیں در بدری کی ذلت و رسوائی سے محفوظ فرما لیا پیاری بہن تمثیل زہرا! تمہارا نصیبہ ہمدوش ثریا سے ہو کر منتہائے کمال کی آخری حدوں کو چھو رہا ہے اس لیے کہ تمہیں نعتیہ ادب میں سنگ میل نہیں منزل نصیب شخصیت، اراۃ الطریق نہیں ایصال الی المطلوب، راہبر کشتیِ سخن نہیں ساحل کرم نواز، استاذ ہی نہیں استاذ الشعرا، سید ہی نہیں سید الشعرا، امیر ہی نہیں امیر الشعرا، امام ہی نہیں امام الشعرا، حضرت سید محمد نورالحسن نور میاں کی تلمیذیت وشاگردیت کا شرف عظیم حاصل ہوا۔

ابھی ہے وقت گزر جاؤ روشنی رہتے
چراغ بن کے سر راہ جل رہے ہیں ہم

میری بہن! یہ اعزاز یہ اکرام سب کے مقدر میں کہاں اور سب کا مقدر کہاں۔

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

سیدی نورالحسن میاں کا نام اور کام نعتیہ ادب میں قندیل نورانی کی درخشاں مثال ہے جس کی چمک دمک سے اطراف و جوانب ہی نہیں شش جہات روشن و منور نظر آتے ہیں نعتیہ ادب میں ان کا درک قابل داد بھی ہے اور قابل مبارکباد بھی کل تک جو مفتیان ادب نعت رسول کے محدود مضامین کا رونا روتے تھے آج وہی نقادان محترم نور میاں کی فکر و خیال کی دنیا میں سرشار و شرابور ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

غالب کی سخت زمینوں پر طبع آزمائی کرنا، میر کے مصرعوں کو مالا مال کرنا، رباعیات کی مشکل بحروں کو گلے سے لگانا، قطعات کو ایک نئے آب و تاب کے ساتھ روشناس کرانا، حمد و مناجات کے دائرہ فکر میں وسعت پیدا کرنا، صدیوں سے لب و رخسار والی صنف سخن غزل کو مذہبی رنگ و آہنگ عطا کرنا کوئی معمولی کام نہیں بہت بڑا کارنامہ ہے اور کام بھلا یا تو جا سکتا ہے مگر کارنامہ کبھی فراموش نہیں کیا جاتا اللہ کریم نور میاں کو سلامت رکھے ان سے ہم جیسوں کو بڑی تقویت حاصل ہوتی ہے بڑی توانائی ملتی ہے یہی وجہ ہے کہ عالمی ادب کی توانا شخصیتیں جو ادب میں پیلر کی حیثیت رکھتی ہیں سب نور میاں کی عظمتوں کا اعتراف کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ چاہے علامہ یاور وارثی ہوں یا عزیز احسن، ڈاکٹر ریاض مجید ہوں یا ڈاکٹر شکیل اعظمی، سحر انصاری ہوں یا اختر شاہ جہان پوری، پروفیسر خالد حسین خان ہوں یا محبوب راہی سب ان کے فن کا اعتراف کرتے نظر آتے ہیں۔

میری بہن تمثیل زہرا! "عقیدت رنگ" تمہاری شاعری کا پہلا زینہ ہے اور کوئی بھی شاعر ہو یا شاعرہ پہلے زینے ہی سے آخری زینے پر پہنچتا ہے مگر تمہارا پہلا زینہ ہی اتنا مستحکم ہے کہ تمہارا آخری زینہ ہی نہیں بلکہ تمہاری شاعری کی شاندار عمارت بھی اسی پہلے زینے سے جگمگاتی ہوتی نظر آ رہی ہے اس چھوٹی سی عمر میں تم نے جو مدحت رسول کے لالہ و گل کھلائے ہیں وہ تمہارے روشن مستقبل کی علامت ہیں ایک دانشور نے کہا تھا، "استاذ وہی جو شاگرد کو استاذ بنا دے اور شاگرد وہی جو استاذ کو قابل رشک بنا دے" لہٰذا تمہیں بھی سید محمد مجیب الحسن نوابی عزیزی، اخلاق فتح پوری اور پروفیسر شمائلہ صدف عزیزی اور دیگر تلامذہ کی طرح اپنے استاذ کو قابل رشک بنانا ہے اور مجھے یقین ہے کہ عقیدت رنگ کی اشاعت سے تمہیں شہرت کے ساتھ ساتھ پذیرائی بھی ضرور حاصل ہوگی ان شاء اللہ بس جی جان سے لگی رہو اور استاذ سے استفادہ کرتی رہو، یوں تو پورا مجموعہ ہی معنوی اعتبار سے معنویت کا حامل ہے مگر مجھے یہ اشعار بہ طور خاص بہت اچھے لگے۔

کھلے ہیں جو گل گلشن مصطفےٰ میں نہیں تا قیامت وہ مرجھانے والے
گنبد سبز کے تصور سے قلب زہرا کا رشک جنت ہے
مرے نصیب پہ آئے گا پیار جنت کو نبی شہر میں میرا جو انتقال ہوا
علاج تم سے کرانا نہیں طبیبو مجھے غبار شہر نبی کا مری نگاہ میں ہے
کمی کوئی نہیں ان کی عطا میں مجھی میں کھوٹ پایا جا رہا ہے

انہیں کا نور ہے روشن زمیں سے آسمانوں تک
خدا شاہد کوئی ان کے برابر ہو نہیں سکتا

ندی کے آبشار کی طرح صاف وشفاف، رواں دواں، تلاطم خیز موجوں کی ٹھاٹھیں مارتی ہوئی لہروں کا احساس جو ایک غواص سخن بخوبی محسوس کرسکتا ہے اور عام شناور بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

میں سمجھتا ہوں یہ تمہارے استاذ کی دعاؤں کی برکت ہے کہ تمہاری عقیدت کا رنگ، عقیدت رنگ کے ہر شعر سے مترشح ہو رہا ہے میں تمہارا بھائی جو عمر میں تم سے پچیس سال بڑا ہے تمہاری ہی عمر کی ایک میری بیٹی بھی ہے اور بیٹا بھی اس دعا کے ساتھ رخصت ہو رہا ہوں کہ اللہ تمہیں اپنے محبوب الٰہی کا خسرو صفت شاگرد بنائے تاکہ معراج فیض آبادی کی زبان میں تم بھی یہ کہنے کا شرف حاصل کرسکو۔

میرے لفظوں کو محبت کی گواہی مل جائے
مجھکو بھی مملکت شعر کی شاہی مل جائے
میں بھی خسرو کی طرح رقص کروں شعر کہوں
کاش مجھکو کوئی محبوب الٰہی مل جائے

فقیر بوریانشیں
حسن رضا اطہر
شعبۂ ادبیات حنفیہ غریب نواز، بوکارو سٹی، دیار غریب نواز

نعت کا تقدس اور تمثیل زہرا

مذہب اور فنون لطیفہ میں جو گہرا تعلق ہے، اس کی تاریخ ارتقائے فن کی تاریخ کا سب سے اہم حصہ ہے۔ مصوری ہو یا نقاشی، سنگ تراشی ہو یا تعمیر، رقص ہو یا موسیقی، شعر ہو یا افسانوی ادب، ان کی ابتدا، ترقی اور پھیلاؤ میں مذہبی عقیدت مندی کا ہاتھ سب سے زیادہ رہا ہے، اگر یہ کہا جائے کہ ان کے بنیادی محرکات ایک ایسی فلسفیانہ کرید کا نتیجہ ہیں جو حقائق کی جستجو کے سلسلے میں کہیں بھی اور کسی بھی عہد میں رونما ہو سکتے ہیں لیکن مذہب کے اختلافات، تنوع، تاریخ اور فکری پس منظر کو دیکھتے ہوئے اس کو بھی فکر انسانی کا ایک بنیادی محرک قرار دینا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ چاہے اقبال کے الفاظ میں مذہب ایک دوسرے سے بیر رکھنا نہ سکھاتا ہو لیکن عملاً مذہب پرست ایک دوسرے کے مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے کبھی کبھی شعر و ادب میں اختلاف اور منافرت کا اظہار بھی ہو جاتا ہے لیکن اعلیٰ ادب میں مذہب نہیں روحِ مذہب کی کارفرمائی ہوتی ہے اور اسے بھی خیر و برکت، فلاح و درگزر، اخلاق و محبت سے وہی تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ جو اعلیٰ فلسفیانہ شاعری میں نظر آتا ہے۔ ایک منزل پر مذہبی جذبۂ عقیدت اور نصب العین بن کر تخلیق کا سرچشمہ بن جاتا ہے۔ ڈانٹے کی شاعری، سورداس اور میرابائی کے بھجن، نانک کے نغمے، انیس کے مرثیے اور اقبال کے اشعار جو اس ضمن میں کہے گئے فن کے اعلیٰ نمونے ہیں، اظہارِ خیال کی ایک مقدس آگ ہے جو سبھوں میں مشترک ہے۔

ایک ایسی ہی آگ محترمہ تمثیل زہرا کے دل میں بھی روشن لگتی ہے جس نے ان کی نعت گوئی کو محض اظہارِ عقیدت نہیں بلکہ ایک عبادتِ فن بنا دیا ہے۔ انھوں نے اپنی کاوش و کوشش سے شاعری کے چمن کو حسین و جمیل، دلکش، رنگین اور شاہکار بنا دیا

ہے شاعرہ کو یہ فضل و کمال اپنے استادِ محترم سے ورثے میں ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے انھیں وہ ذہانت اور تخیل ودیعت ہوا جو انھیں گرد و پیش کے حالات کو سمجھنے کی صلاحیت اور زبان و بیان پر پوری طرح قادر بنانے میں معاون ہیں۔ ان کی شاعری فصاحت و بلاغت، لطافت و پاکیزگی، گہرائی و گیرائی، دلکشی اور رعنائی، جدت و ندرت وسعت و رفعت غرض تمام شعری و فنی خصوصیات کا شاہ کار بن گئی ہے۔

عزیزہ تمثیل زہرا نعت گوئی کے آداب و انداز سے بخوبی آشنا ہیں۔ وہ نعت کے فکری و فنی لوازمات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بڑی خوش اسلوبی اور سلیقگی سے اظہار کے تخلیقی مراحل سے گزرتی نظر آتی ہیں ان کی نعت گوئی کی تازہ کاری کا اندازہ ان کے مطلعوں سے ہی ہو جاتا ہے ؎

نعت وجہِ قرار ہو جائے گھر مرا مشک بار ہو جائے
کتنی پُر کیف میری قسمت ہے دل میں خیرالوریٰ کی الفت ہے
اذن مل جائے مجھ کو مدحت کا ذکر لب پر ہو جانِ رحمت کا

نبی کا گنبد خضریٰ مری نگاہ میں ہے
کہ جیسے عرش کا جلوہ مری نگاہ میں ہے

خوش ہوئی زندگی دیکھتے دیکھتے میں مدینے چلی دیکھتے دیکھتے

خدا کے گھر سے بہتر کوئی بھی گھر ہو نہیں سکتا
درِ سرکار سے بڑھ کر کوئی در ہو نہیں سکتا

خانقاہِ نوابیہ عزیزیہ، قاضی پور شریف فتحپور (انڈیا) سے وابستہ عزیزہ تمثیل زہرا کا تعلق اسلام آباد، پاکستان سے ہے۔ یقیناً اس بات پر عزیزہ تمثیل زہرا جتنا فخر کریں وہ کم ہے کہ ان کو سید محمد نورالحسن نور نوابی عزیزی کی شکل میں ایک مشفق و باکمال استاد ملا ہے۔

میں تمثیل زہرا کو ان کے روشن مستقبل کی بشارت دیتی ہوں۔

پیش نظر ان کی نعتوں کی فضا اور لہجہ نیا ہے۔ بے ساختگی، خیالات کی روانی اور بہاؤ سیدھی سادی مگر پُر تاثیر زبان، جیسے پانی اپنے راستے خود بنا لیتا ہے ایسے ہی سفر و قیام مدینہ کے جذبات و کیفیات بے ساختہ جس سانچے میں ڈھلیں ان کا فطری پن ذہن کے پردے پر منقش ہو جاتا ہے۔ ان کے یہاں کہیں تصنع اور تکلف کا شائبہ نہیں اظہارِ مدح رسول میں دل کی باتیں، جذبے کی ترجمانی عقیدت کی بے ساختگی اور فطری پن ہے جس کے سبب ان کی نعتیں عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرشاری میں ڈوبی ہوئی ہیں، انھیں پڑھنے یا سننے والا مختلف کیفیات میں ڈوب جاتا ہے۔ تمثیل زہرا کی شاعری عشقِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی عقیدت کی غماز ہے۔ کچھ اشعار ملاحظہ فرمائیں جن میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ موجود ہے۔

قدم اُٹھیں مرے کیوں دشتِ گمرہی کے لیے
مرے رسول ہیں جب میری رہبری کے لیے

مچلتا رہتا ہے دل آپ کے لیے آقا
یہ میری جاں بھی تڑپتی ہے آپ ہی کے لیے

دیکھ لیں خواب میں بھی جو یہ انھیں — اپنی آنکھوں سے پیار ہو جائے
وہ پہلے بھی زندہ تھے اب بھی ہیں زندہ — یہی بات ہیں ہم بھی سمجھانے والے
جب بھی میں نعت پاک سنتی ہوں — شوق بڑھتا ہے اور زیارت کا
طلب ہے دولتِ عشق رسول کی مجھ کو — کہا یہ کس نے کہ دنیا مری نگاہ میں ہے

نبی کے عشق میں خود کو مٹا دیا جس نے
قسم خدا کی وہی شخص لا زوال ہوا

اب جو طیبہ کو قافلہ جائے
ساتھ مجھ کو بھی لے لیا جائے

نبی تو اور بھی دنیا میں آئے ہیں مگر زہرا
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی ہمسر ہو نہیں سکتا

تمثیل زہرا کی نعتوں کے مطالعے سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ تقدیسی شاعری جس چیز کی متقاضی ہے وہ ان کی شاعری میں بہ حسن وخوبی موجود ہے۔ ان کا مطالعۂ قرآن واحادیث وسیع لگتا ہے۔ جسے وہ حسبِ ضرورت کلام میں بھی نظم کرتی ہیں۔

تمثیل زہرا کے مجموعۂ کلام میں چند مناقب بھی شامل ہیں۔ جن کے مطالعے سے ان کے دل میں موجود اہلِ بیت اطہار اور اللہ کے برگزیدہ ولیوں کے عشق کا پتا چلتا ہے۔ انھوں نے خاتونِ جنت بی بی فاطمہ کی مقدس بارگاہ میں بہت ہی خوب صورت انداز سے خراجِ عقیدت پیش کیا ہے ملاحظہ فرمائیں ؎

جسے بھی تم سے محبت ہے فاطمہ زہرا — اسی کے واسطے جنت ہے فاطمہ زہرا
بروزِ حشر تمہارے ہی ساتھ ساتھ رہے — یہی کنیز کی حسرت ہے فاطمہ زہرا
زہے نصیب کہ زہراؔ کے دل کی تختی پر — تمہارا نام عبارت ہے فاطمہ زہرا
اس طرف بھی نظر سیدہ فاطمہ — لو ہماری خبر سیدہ فاطمہ
سخت دشوار ہے اور مشکل بھی ہے — پیش ہے جو سفر سیدہ فاطمہ
غیر ممکن ہے یہ تیرے ہوتے ہوئے — میں پھروں در بہ در سیدہ فاطمہ

ڈاکٹر نداوارثی
روہلی ٹولہ، پرانہ شہر، بریلی

عقیدت رنگ کی زیبائی و رعنائی

نعت رسول کا میدان ایک لحاظ سے نہایت وسیع ہے کہ ہم اس کی وسعت کا اندازہ کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ ممدوح اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ والا ایسی جامع الصفات اور کثیر الفضائل ہے کہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ دوسری طرف اس کی حدود اس قدر تنگ ہیں کہ ذرا شاعر کا قدم بہکا اور کہیں کا نہ رہا۔ متعدد شعرا یا تو رسالت کا ڈانڈا توحید سے ملا دیتے ہیں اور خسران الدنیا و آلاخرۃ کے مصداق ہوتے ہیں یا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جو دنیا کے بے وفا ستم پیشہ حسینوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں جو اہانت سرکار کے مرتکب ٹھہرتے ہیں۔

دبستانِ نوابیہ عزیزیہ ہندوستان کا وہ واحد ادارہ ہے جو بالخصوص نعت کے فروغ کے لیے کوشاں ہے۔ اس ادارے کے عمل پیرا ہونے سے ہندوستان میں نعت کے فروغ کو جو جلا ملی ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ جس کے دائرۂ عمل میں آنے سے ہندوستان کے بہت سے ایسے نعت گو شعرا سامنے آئے ہیں جن کا نعتیہ کلام یقیناً اُردو نعت میں ایک اضافے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس ادارے کے روحِ رواں خانقاہِ نوّابیہ عزیزیہ کے چشم و چراغ عالی مرتبت سیّدی و آقائی سیّد نور الحسن میاں نور نوابی عزیزی ہیں۔ جن کے دل میں نعت کی شمع فروزاں ہے۔ وہ خود بھی بہت سے نعتیہ مجموعہ جات کے خالق ہیں جن میں غالب اور میر کی زمینوں میں کہے گئے کلام تو لائقِ ذکر ہیں۔ اسی دبستان سے محترمہ تمثیل زہرا کا پہلا نعتیہ و منقبتیہ شعری مجموعہ منظر عام پر آنے کو بے قرار ہے۔ محترمہ تمثیل زہرا کا تعلق پاکستان کے

شہر اسلام آباد سے ہے۔ محترمہ کو سید الشعرا سیّد محمد نور الحسن نور نوابی سے شرف تلمّذ حاصل ہے۔ محترمہ تمثیل زہرا نعتیہ شاعری کی پُرخار وادی کا سفر اپنے استاد گرامی کی رہنمائی میں بڑی خوش اسلوبی سے طے کر رہی ہیں۔

زبان و بیان اور لب و لہجے کے اعتبار سے تمثیل زہرا کو نعتیہ شاعری میں دل پسند الفاظ کے انتخاب میں غیر معمولی مہارت حاصل ہے۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں زہرا کے یہاں انتہائی صداقت کا مظاہرہ ہے سچے جذبات اور اچھے احساسات کی بنا پر زہرا کی نعتیہ شاعری قوتِ تاثیر سے عبارت ہے جسے پڑھتے ہوئے قاری ایک پاکیزہ اور مقدس ماحول میں جا پہنچتا ہے۔ اسے سیرتِ پاک کی عظمت دکھائی دیتی ہے اور وہ اس کے آفاقی نور سے نورِ ایماں پاتا ہے۔ تمثیل زہرا کی نعتوں سے واضح ہے کہ وہ اسلامی تاریخ اور اس کے علوم و معارف سے اچھی طرح واقف ہیں۔

انھیں کا نور ہے روشن زمیں سے آسمانوں تک
خدا شاہد کوئی ان کے برابر ہو نہیں سکتا

خدا نے لاکھوں پیمبر جہاں میں بھیجے ہیں
مگر جہاں کو بنایا مرے نبی کے لیے

ظلمت شب جو دور کرنی ہے ذکرِ بدرالدجیٰ کیا جائے
آ گئی تھی نبی کے تبسم کی یاد ہوگئی روشنی دیکھتے دیکھتے

شہرِ حضور کی آرزو میں دیدہ و دل کی معراج مخفی ہے۔ تمام راستے حضور کی چوکھٹ پر جا کر ختم ہو جاتے ہیں اور اللہ کی بندگی کا ہر راستہ دہلیزِ مصطفیٰ سے نکلتا ہے واسطۂ رحمۃ للعالمین کے بغیر توحید کا ہر خود ساختہ تصور باطل ہے اور حکمِ خداوندی کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ اسی خلاف ورزی کی بنا پر ابلیس ہمیشہ کے لیے مردود ٹھہرا

ہے۔شاعرہ کو بھی یہ یقین کامل ہے کہ وہ ایک دن شہر نبی کے در و بام کو ضرور سلامی دینے کی سعادت حاصل کرے گی۔مقدر ضرور اُسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں لے جائے گا۔اس کے مقدر کا ستارا اوجِ ثریا سے بھی پرے ضرور چمکے گا۔

فقط یہ دعا ہے یہی التجا ہے مدینے کی ہو حاضری یا الٰہی
کھول دیجے مدینے کی راہیں التجا ہم حضور کرتے ہیں
پھر مدینے بلایئے سرکار واسطہ اہلِ بیت و عترت کا

کسی طرف بھی میں جانے کا سوچ سکتی نہیں
مدینے پاک کا رستہ مری نگاہ میں ہے

یہ دل میں آتا ہے جا پہنچوں اڑ کر مدینے کی لگن ایسی لگی ہے
کیا مجھے اور اس کے سوا چاہیے بس دیارِ حبیبِ خدا چاہیے
مجھے طیبہ بلایا جا رہا ہے مقدر جگمگایا جا رہا ہے
شہر مکہ سے جاتا ہے طیبہ کو جو آنے جانے کو وہ راستہ چاہیے

نعت گو قلمکار کا تعلق شعوری اور لاشعوری طور پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جڑا رہتا ہے۔اس کے لاشعور میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق جس طرح کے جذبات وخیالات اور مشاہدات ہوتے ہیں وہ اسی طرح اسے شعوری سطح پر لاتا ہے اور فن کی شکل میں زمانے کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔جسے ہم نعت سے موسوم کرتے ہیں۔

کچھ ایسے ہی اشعار تمثیل زہرا کے یہاں بھی دیکھنے کو مل جاتے ہیں ۔

مصطفیٰ مجتبیٰ خاتم الانبیا اے شہِ دوسرا خاتم الانبیا
یادِ آقا کے جلوے اے زہراؔ زندگی نور نور کرتے ہیں
مل گئی ہر مصیبت سے زہرا نجات مصطفیٰ کا کرم میرے کام آ گیا

ہیں سرکار ہی سب کے کام آنے والے
سبھی پر کرم ہیں وہ فرمانے والے

وہ شاہِ اُمم ہیں، وہ محبوبِ رب ہیں
دو عالم میں کوئی بھی ان سا کہاں ہے

نعتیہ شاعری کا میدانِ عمل ہی کچھ الگ اور سب سے جدا ہے۔ یہ قدم قدم پر احتیاط اور احترام کا تقاضا کرتا ہے۔ غزل کے محبوب اور نعت کے محبوب میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ دونوں کے علائم، تشبیہیں اور استعارے اپنا الگ الگ اور منفرد مقام رکھتے ہیں۔ بہت سے شاعروں نے غزلوں اور گیتوں کے انداز میں نعتیں کہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی سچ ہے کہ شاہِ دو عالم کی محبت اور واقعاتِ کربلا کی عقیدت کے نام پر اُردو شاعری میں اور خاص کر برِ صغیر میں جو سلوک ہوا ہے اس نے ان کی شکل کو ہی مسخ کر کے رکھ دیا ہے۔ ایسی نعتیں، منقبتیں اور مرثیے اُردو شاعری کی زینت نہیں بلکہ اس کے روشن دامن پر ایک تاریک دھبہ ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ تمثیل زہرا نے اس ضمن میں بڑی احتیاط اور سبک روی سے یہ سفر طے کیا ہے۔ انھوں نے کسی بھی موڑ پر احتیاط کے دامن کو اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دیا ہے۔ ان کی نعتوں کے حرف حرف میں عقیدت اور صداقت پنہاں نظر آتی ہے۔ ان کی ہر نعت کا ہر شعر ان کے دل کی آواز ہے۔

جو فخر زمیں نازشِ آسماں ہے اسی کے لیے تو بنا یہ جہاں ہے
اذن مل جائے مجھ کو مدحت کا ذکر لب پر ہو جانِ رحمت کا

نبی کا ذکر ہے لازم برائے راحتِ جاں
نبی کا عشق ضروری ہے زندگی کے لیے

ذکر ہو جب رسولِ اکرم کا
سانس بھی مشک بار ہو جائے

گنبدِ سبز کے تصور سے
قلبِ زہراؔ کا رشکِ جنت ہے

جب مومن کے دل میں درودِ پاک کا ورد ہوتا ہے تو اس کی سانسیں عطر بیز ہو جاتی ہیں اور وجد میں فرطِ مسرت سے روح جھوم اُٹھتی ہے۔ ذکر رسول میں شاعر جب محو ہو جاتا ہے تو اس کی وجدانی کیفیت کا عالم ہی عجب ہوتا ہے ؎

میرے سرکار در پہ بلوا لیں
ہجر میں اب عجیب حالت ہے

جب بھی میں نعت پاک سنتی ہوں
شوق بڑھتا ہے اور زیارت کا

یہ وہ اشعار ہیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔ "عقیدت رنگ" میں ایسے ہی اشعار موجود ہیں جو دل کی دھڑکنوں میں بسانے، آنکھوں سے لگانے اور ہونٹوں سے چومنے کے لائق ہیں۔ میں تمثیل زہرا کو ''عقیدت رنگ'' کی اشاعت پر نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔

فہیم بسمل

ایڈیٹر ''سہ ماہی کاوش''

ایمن زئی جلال نگر، شاہ جہاں پور

تمثیل زہرا کا بے مثال کارنامہ

عقیدت رنگ تمثیل زہرا عزیزی کا پہلا شعری مجموعہ ہے اور یہ بات کتنی فرحت بخش ہے کہ انہوں نے اپنی شاعری کا آغاز ہی نعت اور منقبت نگاری سے کیا ہے یوں تو گاہے بگاہے ان کے غزلیہ اشعار بھی سوشل میڈیا پر نظر آجاتے ہیں لیکن اس مجموعۂ نعت و مناقب عقیدت رنگ کی اشاعت نے ثابت کر دیا ہے کہ ان کے ہاں تقدیسی شاعری کو ترجیح اور اولیت حاصل ہے۔ اور ہونا بھی یہی چاہیے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو شعر کہنے کا ہنر بخشا ہے تو اس ہنر کو کسی اور صنف سخن میں صرف کرنے سے فائدہ کیا ہے۔ بہت سے بہت چند روزہ دنیاوی شہرت مل جائے گی اور بس۔ ضروری امر تو یہ ہے کہ کچھ سامان آخرت بھی جمع کیا جائے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت سے بہتر سرمایۂ عقبیٰ اور کیا ہوسکتا ہے؟ کسی بھی شاعر کے لیے معراج کمال یہ ہے کہ وہ اپنی ہر ہر سانس کو رسول معظم و مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں خرچ کرے۔ اور جب کوئی شاعر صدق دل سے نعت کہنے کی طرف مائل ہوتا ہے تو غیب سے اس پر مضامین کا نزول ہوتا ہے، الفاظ اس کے خامے کا طواف کرنے لگتے ہیں۔ خدا کے فضل سے اس فقیر کو بھی کوچۂ نعت کی گدائی کی عزت حاصل ہے اس

لیے یہ باتیں ضمناً سپردِ قرطاس کر دی ہیں۔ بحمد اللہ تعالیٰ تمثیل زہرا کے کلام میں بلا کی روانی ہے اور شعروں میں گدازِ عشق رسول سننے اور پڑھنے والوں کے لیے باعثِ لطف و کیف ہے۔ ان کے اشعار پڑھتے جایئے اور گنبد خضریٰ کے تصورِ کریمانہ سے قلب و ذہن کو منور و روشن کیجیے۔ نعت گوئی کے ساتھ ساتھ تمثیل زہرا بہ حکم قرآن اجر رسالت بھی خوب ادا کرنا جانتی ہیں۔ مطلب یہ کہ ان کی شاعری میں منقبت اہل بیت کا رنگ بھی نکھر کر سامنے آتا ہے یہی ان کے محب آل نبی ہونے کی دلیل ہے۔ یہ دولتیں اور یہ نعمتیں تمثیل زہرا کے حصے میں اس لیے آئی ہیں کہ وہ سلسلۂ نوابیہ عزیزیہ سے منسلک ہیں اور استاذ گرامی سید الشعرا سید محمد نور الحسن نور نوابی عزیزی سے فیض یابی کا بابرکت شرف بھی حاصل ہے۔ یہ وہ دربار ہے جہاں مودت پنجتن پاک کی شراب خوب پلائی جاتی ہے اور بھٹکے ہوؤں کو صراط مستقیم پر گامزن کیا جاتا ہے۔ بجا ہے تمثیل زہرا اپنی قسمت پر جتنا ناز کریں کہ رب کریم نے بہت جلد انہیں ان کی منزل تک پہنچا دیا۔ ان کی تقدیر پر تو مجھے اس لیے بھی رشک آتا ہے کہ کم عمری میں اعلی درجے کے اشعار کہنا غیر معمولی کارنامہ ہے جو بلاشبہ استاذ گرامی کی شفقت اور اکمل الاولیا، زبدۃ الاصفیا غوث زماں حضرت الحاج صوفی سید نواب علی شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لطف و کرم کا مرہون منت ہے۔

امیدِ قوی ہے کہ اس چشمۂ فیض کی بدولت ثنا کاری کا یہ مبارک سفر کامیابی سے جاری رہے گا۔

قاری اخلاق فتحپوری

گلشن نعت ومناقب کا تازہ ترین پھول تمثیل زہرا عزیزی

دبستان نوابیہ عزیزیہ ایک ایسا گلستان ہے جہاں پر کھلنے والا ہر پھول عشق نبی وآلِ نبی کے رنگ ونکہت سے معمور ہے۔ یہاں کے پر کیف ماحول میں نعت و منقبت کی بہارِ جاوداں جھومتی ہے۔ اسی گلشن کا ایک تازہ ترین کھلتا ہوا پھول تمثیل زہرا عزیزی ہیں۔ تمثیل زہرا عزیزی صاحبہ سید الشعرا حضور سید محمد نور الحسن نور کی شاگردہ اور ایک بہترین نعت ومنقبت گو شاعرہ ہیں اور ان کا کلام خوب تر کیوں نہ ہو کہ ایسا کامل استاذ ملا ہے جس کی شاعری کا ایک زمانہ معترف ہے۔

تمثیل زہرا کا تعلق پاکستان کے شہر اسلام آباد سے ہے، آپ سلسلۂ نوابیہ عزیزیہ سے وابستہ ہیں۔ سلسلۂ نوابیہ عزیزیہ سے وابستگی کے طفیل ہی محض بیس سال کی عمر میں ہی تمثیل زہرا عزیزی ایک بہترین شاعرہ بن کر ابھری ہیں۔

ایسے شاعر اور شاعرہ کم ہی ہوں گے جو اپنی شاعری کا آغاز نعت ومنقبت سے کرتے ہیں۔ تمثیل زہرا عزیزی بھی انہی سعادت مند شعرا کی صف میں شامل ہیں، عہد حاضر کی دیگر شاعرات میں تمثیل زہرا عزیزی کی نعت ومنقبت کا رنگ نمایاں ہے۔ عقیدت رنگ تمثیل زہرا عزیزی کا پہلا نعت ومنقبت کا مجموعہ ہے۔ اس مجموعے میں ایک حمد دو مناجات، اور نعت ومناقب شامل ہیں۔ ان کی نعت کا ایک ایک شعر عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاشنی میں ڈوبا ہوا ہے۔ عشاق حضرات ان اشعار کو پڑھ کر ضرور مسرور ہوں گے اور تصور میں در سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری کی کیفیتوں سے سرشار ہوں گے۔

دعا ہے کہ ان کا شعری سفر مزید ترقیوں اور کامرانیوں سے بھرپور ہو۔

عطاالدین عزیزی نوّابی

دریائے حب رسول وآل رسول میں غوطہ زن شاعرہ تمثیل زہرا عزیزی

سطحِ ارض پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے نہ جانے کتنے انسانوں نے آنکھیں کھولیں، خالقِ کائنات نے اپنی قدرت سے انسان کو علیحدہ علیحدہ استعداد و لیاقت سے نوازا، ہر انسان اس استعداد کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت کا شکر ادا کرتا ہے، انہیں شکر گزار بندوں سے ایک گروہ ایسا بھی ہوا جس نے اپنے رب کی سب سے عظیم نعمت (سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا چرچا اپنی شاعری سے کیا اور نعت شریف کو اپنا ذریعۂ تشکر بنایا۔ پس انہیں میں سے ایک محترمہ تمثیل زہرا ہیں جو نہایت مخلص اور ایک سچی محب رسول اور جاں نثارِ اہل بیت ہیں جنہوں نے دریائے حب رسول و آلِ رسول میں غوطہ زن ہو کر نعت و منقبت کی شکل میں دنیا کو ایک حسین گلدستہ پیش کیا ہے جو عقیدت رنگ کے نام سے موسوم ہے۔ جس میں موجود ایک ایک شعر نور علی نور ہے۔

تمثیل زہرا کی اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد مجھے پتہ چلا کہ انہیں یہ فن اپنے استاد محترم حضور سید محمد نور الحسن نورؔ نوابی عزیزی کا عطا کردہ ہے۔

حضرت سید محمد نور الحسن نورؔ نوابی عزیزی جو کہ پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت صوفی سید محمد عزیز الحسن شاہ نوابی کے برادر خرد ہیں آپ مذہبی شاعری کی دنیا میں بلند و بالا مقام کے حامل ہیں، آپ کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کی صدارت میں مذہبی شاعری کے فروغ اور دینی خدمات سرانجام دینے کے لیے دبستانِ نوابیہ پبلیکیشنز کام کر رہا ہے، جس کے تحت اور بھی کئی شعراء کے مجموعۂ نعت و منقبت شائع ہوئے ہیں مگر ان میں سب سے کم عمر شاعرہ تمثیل زہرا صاحبہ ہیں۔

آپ کے درج ذیل اشعار سے آپ کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پناہ محبت کی جھلک نظر آتی ہے۔

فقط میرے آقا ہیں، میرے نبی ہیں
سرِ لامکاں پل میں ہو آنے والے

نہیں اس لیے موت کا خوف زہرا
سنا ہے وہ ہیں قبر میں آنے والے

کروں کچھ بیاں جو مدینے کی عظمت
نہ منھ ایسا میرا، نہ ایسی زباں ہے

مرے رسول کا بچپن جہاں پہ گزرا ہے
وہ صحنِ کعبہ ، وہ مکہ مری نگاہ میں

تمثیل زہرا صاحبہ کو مدینے سے کتنی محبت ہے اس کا اندازہ ان اشعار سے لگایا جاسکتا ہے۔

مرے نصیب پہ آئے گا پیار جنت کو
نبی کے شہر میں جو میرا انتقال ہوا

کر لے مقبول یا رب یہ میری دعا
ان کی گلیوں میں مجھ کو قضا چاہیے

محترمہ تمثیل زہرا کو خانقاہ نوابیہ عزیزیہ سے جو فیض حاصل ہوا وہ اس کا برملا اظہار یوں کرتی ہیں۔

دل بدل دے، ملا دے مولا سے
میرے مرشد میں وہ کرامت ہے

ناز کرتی ہوں اس غلامی پر
مجھ کو آلِ نبی سے نسبت ہے

سر میں سودا ہے آل زہرا کا
دل میں چاہت مرے رسول کی ہے

بات جب عشق کی ہو رہی ہو اور عشقِ اہل بیت کا ذکر نہ ہو یہ ممکن ہی نہیں۔

جو پیمبر کی آل ہیں زہرا
مجھ کو ان سب سے پیار ہو جائے

پھر مدینے بلائیے سرکار
واسطہ اہل بیت و عترت کا

کرم کر دے زہرا پہ بھی بہرِ زہرا
ہے جیسی بھی ،ہے تو تری یا الٰہی

زہے نصیب کہ زہرا کے دل کی تختی پر
تمہارا نام عبارت ہے فاطمہ زہرا

آج تمثیل زہرا کا نام مذہبی شاعری میں نیا ہے لیکن مجھے اُمید اور یقین ہے کہ بہ فیض سید نواب علی شاہ آنے والے وقت میں یہ نام سنہرے حروف میں لکھا جائے گا۔

رب العزت کی بارگاہ اقدس میں یہ دعا ہے کہ پروردگار تمثیل زہرا صاحبہ کے علم میں اور عمر میں برکتیں عطا فرمائے اور اس کتاب عقیدت رنگ کو مقبولیت سے نوازیے۔آمین

نیاز عزیزی

قطعہ تاریخ اشاعت

مخزنِ نور : عقیدت رنگِ زہرا

2020ء

عقیدت رنگ ہے زیرِ طباعت
بنے گی مکتبوں کی جلد زینت
یہ ہے مجموعۂ اشعارِ زہرا
بھرے ہیں اس میں الوانِ محبت
ہے اس میں سیّدِ نوّاب کی مدح
ہے اس میں سرورِ عالم کی مدحت
عروس ان کو بتا "تحمیدِ تمثیل" _1442ھ_
جنھیں مطلوب ہے سالِ اشاعت
اگر بارِ دگر پوچھو سنِ چاپ
تو بتلاؤں گا میں "تمثیلِ نزہت"
_1442ھ_

از قلم

صاحبزادہ محمد نجم الدین عروس فاروقی

مونیاں شریف، گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میری بات

خدائے لاشریک کا شکر لاتعداد کہ میرا پہلا شعری مجموعہ زیر اشاعت ہے اور وہ بھی نعت و منقبت پر جو کہ میرے لیے بڑی سعادت ہے۔ رب دو عالم نے مجھے حمد، نعت، منقبت لکھنے کی توفیق عطا فرمائی اور مجھے استادِ گرامی قدر سید محمد نور الحسن نور نوابی عزیزی کی بارگاہ شفقت مآب نصیب ہوئی اس دولت عظمیٰ کے حصول پر میری جبین شکر ہمیشہ اس کے حضور خم رہے گی۔ حقیقت حال تو یہ ہے کہ میں استادِ گرامی قدر کی توجہ حاصل ہونے سے پہلے کچھ بھی نہ تھی مجھے انہی کی نگاہ کیمیا گر نے خاک سے اکسیر میں تبدیل کیا اور میں اشعار موزوں کرنے کے قابل بن سکی۔ اور انہی کی بدولت سلسلۂ عالیہ نوابیہ عزیزیہ سے وابستگی کا شرف ملا۔ سچ ہی تو کہا تھا کہنے والے نے کہ ؎

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

میں اپنے والدین کی بھی بے حد شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری تربیت احسن انداز میں فرمائی اور ہمیشہ اللہ اور اس کے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

محبت اور اہلبیت اطہار سے عقیدت و محبت کا سبق دیا اور اولیائے عظام کے تذکروں کی چھاؤں میں میری پرورش کی۔اور میں تہ دل سے ممنون و متشکر ہوں جناب سید محمد مجیب الحسن نوابی عزیزی کی کہ انہوں نے ہمیشہ میری تخلیقات پر اپنے حوصلہ افزا کلمات سے میری ہمت بڑھائی۔ نیز میں جملہ اراکین دبستان نوابیہ عزیزیہ کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میرے کلام کو اس قابل سمجھا اور اشاعت کا شرف عطا کیا۔

میں ان تمام تبصرہ نگار احباب کا بھی صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے اس کمترین کی شاعری پر کلمات تحسین تحریر فرمائے آپ حضرات کا لکھا ہوا ایک ایک لفظ میرے لیے سرمایۂ افتخار ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ خدائے لوح وقلم حضور سیدی نواب علی رضی اللہ تعالی عنہ کے طفیل مجھے مزید خدمت نعت ومنقبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

تمثیل زہرا عزیزی
اسلام آباد (پاکستان)



حمد پاک

یہ زمن اس کا، ہر زماں اس کا
لاجرم ہے یہ کل جہاں اس کا

برگ و گل پر ہی کچھ نہیں موقوف
بس کہ سارا ہے گلستاں اس کا

رونقِ بزم کائنات اس کی
ہر نشاں اور ہر سماں اس کا

طائروں کی نوا اسی کی عطا
رقص طاؤس بے گماں اس کا

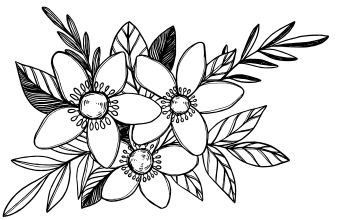
عرش اس کا اسی کے لوح و قلم
ہے مکاں اس کا لا مکاں اس کا

بات میری ہے گفتگو اس کی
لب مرے اور ہے بیاں اس کا

ساری مخلوق اس کی حمد گزار
ذکر کرتی ہے ہر زباں اس کا

اس کے محبوب کا جو پیارا ہے
وہ ہے محبوب بے گماں اس کا

ذرے ذرے کی شکل میں زہرا
حسن قدرت ہے ضوفشاں اس کا



مناجات

عطا ہو وہی زندگی یا الٰہی
نہ ہو جس میں عادت بری یا الٰہی

نہ جاؤں میں دنیا کی لذت کی جانب
کروں میں تری بندگی یا الٰہی

رہوں دور ہر وقت حبِ جہاں سے
میسر ہو چاہت تری یا الٰہی

مرے دل کو وہ آئینہ تو بنا دے
پڑے جس پہ رحمت تری یا الٰہی

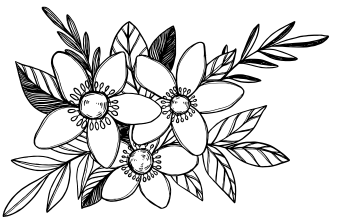
مجھے عاجزی کا تو پیکر بنا دے
عطا کر مجھے آگہی یا الٰہی

تجھے واسطہ ہے شہِ کربلا کا
تو فریاد سن لے مری یا الٰہی

فقط یہ دعا ہے، یہی التجا ہے
مدینے کی ہو حاضری یا الٰہی

پیمبر کی الفت کے جلوے عطا کر
یہاں ہے بہت تیرگی یا الٰہی

کرم کردے زہرا پہ بھی بہرِ زہرا
ہے جیسی بھی، ہے تو تری یا الٰہی



مناجات

کرم یا الٰہی! کرم یا الٰہی!
تو رکھ لے ہمارا بھرم یا الٰہی

عطا کر دے ہم کو وہ ایمانی طاقت
کریں اونچا دیں کا علم یا الٰہی

لکھوں نعت جس سے ترے مصطفیٰ کی
ملے مجھ کو ایسا قلم یا الٰہی

سوائے غمِ اہلبیتِ نبی کے
نہ دینا کوئی اور غم یا الٰہی

کوئی راستہ جب بھی دشوار آئے
مجھے رکھنا ثابت قدم یا الٰہی

بجز تیرے در کے کسی اور در پر
نہ سر ہو کبھی میرا خم یا الٰہی

دکھا پھر سے زہرا کو شہر مدینہ
وہ پھر دیکھے تیرا حرم یا الٰہی


نعتیں

قدم اٹھیں مرے کیوں دشتِ گمرہی کے لیے
مرے رسول ہیں جب میری رہبری کے لیے

نبی کا ذکر ہے لازم برائے راحتِ جاں
نبی کا عشق ضروری ہے زندگی کے لیے

مچلتا رہتا ہے دل آپ کے لیے آقا
یہ میری جاں بھی تڑپتی ہے آپ ہی کے لیے

ازل سے میری طبیعت میں بے سکونی ہے
ترس گئی ہوں حضور ایک اک خوشی کے لیے

مرا تو کوئی نہیں آپ کے سوا آقا
مرا تو آپ سہارا ہیں زندگی کے لیے

نہیں ہے قبر کی تاریکیوں کی فکر مجھے
کہ شمعِ نسبتِ آقا ہے روشنی کے لیے

خدا نے لاکھوں پیمبر جہاں میں بھیجے ہیں
مگر جہاں کو بنایا مرے نبی کے لیے

مجھے یقین ہے ان کے کرم پہ اے زہرا
مرے رسول بلائیں گے حاضری کے لیے





مصطفٰے ، مجتبیٰ خاتم الانبیا
اے شہ دوسرا خاتم الانبیا

آپ سے ابتدا آپ پر انتہا
خاتم الانبیاء خاتم الانبیا

آپ کی ذات ہے رونقِ دو جہاں
آپ شمس الضحیٰ، خاتم الانبیا

آپ قاسم بھی ہیں آپ مختار بھی
آپ خیرالوریٰ، خاتم الانبیا

بے کسوں کا سہارا فقط آپ ہیں
میرے شاہ ھدیٰ، خاتم الانبیا

مجھ خطا کار کی لاج رکھ لیجیے
بہرِ رب العلا، خاتم الانبیا

اک نگاہِ کرم اپنی زہرا پہ بھی
دے رہی ہے صدا خاتم الانبیا





دستگیری حضور کرتے ہیں
بالیقیں، بالضرور کرتے ہیں

خالی کاسہ درِ نبی پہ رکھو
وہ عنایت ضرور کرتے ہیں

کھول دیجے مدینے کی راہیں
التجا ہم حضور کرتے ہیں

دور کر دیں مری پریشانی
مشکلیں آپ دور کرتے ہیں

ان کی نسبت کی ہے ردا حاصل
اس لیے ہم غرور کرتے ہیں

روٹھے رب کو ہمیں منانا ہے
توبہ ان کے حضور کرتے ہیں

یادِ آقا کے جلوے اے زہرا
زندگی نور نور کرتے ہیں





لب پہ جب شاہ بطحا کا نام آ گیا
یوں لگا رحمتوں کا پیام آ گیا

یاد میں نے کیا گنبدِ سبز کو
سامنے جیسے ماہ تمام آ گیا

رشک آنے لگا اپنی تقدیر پر
جب مجھے حاضری کا پیام آ گیا

حاضری ہوگئی شہرِ سرکار میں
کام وردِ درود و سلام آ گیا

مل گئے دو جہاں، جب مرے سامنے
روضۂ پاکِ شاہِ انام آ گیا

آبِ زم زم پیا تو کچھ ایسا لگا
جیسے ہونٹوں پہ کوثر کا جام آ گیا

مل گئی ہر مصیبت سے زہرا نجات
مصطفیٰ کا کرم میرے کام آ گیا



نعت وجہِ قرار ہو جائے
گھر مرا مشک بار ہو جائے

سوچ کر دوریِ دیار نبی
روح تک تار تار ہو جائے

دیکھ لیں خواب میں بھی جو یہ انہیں
اپنی آنکھوں سے پیار ہو جائے

سنت مصطفٰے میں گزرے اگر
زندگی پر وقار ہو جائے

ہر کسی کی یہی تمنا ہے
"ان کی رہ کا غبار ہو جائے"

جو نبی کے وسیلے سے مانگو
فضلِ پروردگار ہو جائے

ذکر ہو جب رسولِ اکرم کا
سانس بھی مشک بار ہو جائے

اک نظر ہو اگر شہِ دیں کی
بیڑا میرا بھی پار ہو جائے

جب خیال آئے ہجرِ طیبہ کا
دل مرا سوگوار ہو جائے

یادِ آقا میں دل بھی روئے مرا
آنکھ جب اشک بار ہو جائے

جو پیمبر کی آل ہیں زہرا
مجھ کو ان سب سے پیار ہو جائے



ہیں سرکار ہی سب کے کام آنے والے
سبھی پر کرم ہیں وہ فرمانے والے

ذرا بچ کے رہنا خدا کے غضب سے
نبی کے غلاموں سے ٹکرانے والے

جو عاشق ہیں ان کے فدا ان پہ تن، من
ہم ان کے عدو سے ہیں ٹکرانے والے

وہ پہلے بھی زندہ تھے اب بھی ہیں زندہ
یہی بات ہیں ہم بھی سمجھانے والے

عطا کی ہے نام نبی نے یہ قوت
شیاطین سے ہم ہیں لڑ جانے والے

درِ مصطفیٰ ہے، ذرا ہاں سنبھل کر
یہاں دل جھکاتے ہیں سب جانے والے

فقط میرے آقا ہیں، میرے نبی ہیں
سرِ لامکاں پل میں ہو آنے والے

کھلے ہیں جو گل گلشن مصطفےٰ میں
نہیں تا قیامت وہ مرجھانے والے

نہیں اس لیے موت کا خوف زہرا
سنا ہے وہ ہیں قبر میں آنے والے

کتنی پُر کیف میری قسمت ہے
دل میں خیرالوریٰ کی الفت ہے

لب کو نعت نبی کی عادت ہے
مجھ پہ مولا کی خاص رحمت ہے

ہوگیا ذوقِ بندگی جو عطا
میرے آقا تری عنایت ہے

آپ کا نام بھی ہے وجہِ سکوں
آپ کی یاد میں بھی راحت ہے

ناز کرتی ہوں اس غلامی پر
مجھ کو آل نبی سے نسبت ہے

چھو نہیں سکتی اس کو نارِ سَقَر
جس کو سرکار سے محبت ہے

مدحتِ شاہِ انبیا کرنا
میرے رب العلا کی سنت ہے

دل بدل دے، ملا دے مولا سے
میرے مرشد میں وہ کرامت ہے

آپ پر جان و دل سے میں صدقے
آپ کے دم سے میری عزت ہے

میرے سرکار در پہ بلوا لیں
ہجر میں اب عجیب حالت ہے

گنبد سبز کے تصور سے
قلب زہرا کا رشکِ جنت ہے



جو فخرِ زمیں نازشِ آسماں ہے
اسی کے لیے تو بنا یہ جہاں ہے

وہ شاہ امم ہیں، وہ محبوبِ رب ہیں
دو عالم میں کوئی بھی ان سا کہاں ہے

نہیں اس کو غم کوئی دونوں جہاں کا
ملی جس کو سلطانِ دیں کی اماں ہے

مرے مصطفیٰ پر ہوں قربان تارے
مرے مصطفےٰ پر فدا کہکشاں ہے



جسے مل گیا مصطفیٰ کا سہارا
اسے خوفِ محشر، نہ فکر جہاں ہے

کروں کچھ بیاں جو مدینے کی عظمت
نہ منھ ایسا میرا، نہ ایسی زباں ہے

یہ فیضان ہے ذکرِ آقا کا زہرا
جو رحمت کی برسات ہوتی یہاں ہے



اذن مل جائے مجھ کو مدحت کا
ذکر لب پر ہو جانِ رحمت کا

پھر مدینے بلایئے سرکار
واسطہ اہلبیت و عترت کا

ہوں شفیعِ امم کے در کی کنیز
ہے مجھے آسرا شفاعت کا

عاشقِ مصطفیٰ کی محفل سے
ذوق حاصل ہوا عبادت کا

میرے سرکار کا مدینہ بھی
ہے اک آئینہ باغِ جنت کا

ان کی سنت کا ذکر عام کریں
ہے طریقہ یہ ان سے چاہت کا

جب بھی میں نعتِ پاک سنتی ہوں
شوق بڑھتا ہے اور زیارت کا

بات معراج کی ہوئی جو شروع
چھڑ گیا ذکر ان کی رفعت کا

کی ہے آقا نے شمع حق روشن
ہر طرف دَور تھا جہالت کا

ہے یہ آل رسول کا دربار
یہاں دعویٰ نہ کر فضیلت کا

مل گیا صدقۂ نبی زہرا
کوئی ارماں نہیں ہے دولت کا



مجھے طیبہ بلایا جا رہا ہے
مقدر جگمگایا جا رہا ہے

یہ در ہے سیدِ کون مکاں کا
یہاں دل بھی جھکایا جا رہا ہے

عقیدت کا ہے بس اپنا طریقہ
جز ان کے سب بھلایا جا رہا ہے

یہ اندازِ کرم ان کا کہ رب سے
ہر اک کو بخشوایا جا رہا ہے

کمی کوئی نہیں ان کی عطا میں
مجھی میں کھوٹ پایا جا رہا ہے

جو محبوب خدا کی آل سے ہیں
انہیں کو کیوں ستایا جا رہا ہے؟

مقامِ شکر ہے زہرا! کہ تجھ کو
نبی کا گھر دکھایا جا رہا ہے





نبی کا گنبدِ خضریٰ مری نگاہ میں ہے
کہ جیسے عرش کا جلوہ مری نگاہ میں

کسی طرف بھی میں جانے کا سوچ سکتی نہیں
مدینے پاک کا رستہ مری نگاہ میں ہے

طلب ہے دولتِ عشقِ رسول کی مجھ کو
کہا یہ کس نے کہ دنیا مری نگاہ میں ہے

علاج تم سے کرانا نہیں طبیبو مجھے
غبار شہرِ نبی کا مری نگاہ میں ہے

مرے رسول کا بچپن جہاں پہ گزرا ہے
وہ صحن کعبہ وہ مکہ مری نگاہ میں ہے

میں کیوں نہ چمٹی رہوں اہلبیت کے در سے
نبی کا آخری خطبہ مری نگاہ میں ہے

کوئی نظارہ مجھے کیا لبھائے گا زہرا
رسول پاک کا روضہ مری نگاہ میں ہے





ہر ایک عاشق سرکار بے مثال ہوا
کوئی اویس ہوا تو کوئی بلال ہوا

مدینے پاک میں رہنے سے کھل آٹھا تھا دل
وہاں سے آنا مگر باعثِ ملال ہوا

بہت حسین زمانے میں آئے سچ ہے مگر
جمال میرے نبی کا ہی بے مثال ہوا

مرے نصیب پہ آئے گا پیار جنت کو
نبی کے شہر میں جو میرا انتقال ہوا

نبی کے عشق میں خود کو مٹا دیا جس نے
قسم خدا کی وہی شخص لازوال ہوا

عدو بھی مانتے ہیں صادق و امین انہیں
مرے نبی سا کہاں کوئی خوش خصال ہوا

مرے نبی کی نظر جس پہ ہوگئی زہرا
کسی جہاں میں نہ پھر وہ خراب حال ہوا



مرے سرکار کا جو امتی ہے
اسی کے واسطے جنت سجی ہے

جو سیرت پر چلے شاہ امم کی
فقط اس کی مثالی زندگی ہے

زباں پر نام ہے ہردم نبی کا
اسی سے میری ہر مشکل ٹلی ہے

یہ دل میں آتا ہے جا ہنچوں اڑ کر
مدینے کی لگن ایسی لگی ہے

جسے آجائے ان کی مدح کرنا
اسی کی شاعری بس شاعری ہے

جہاں سے بھیک ملتی ہے سبھی کو
مرے آقا وہ تیری ہی گلی ہے

فرشتے بھی کھڑے ہیں سر جھکائے
ترے دربار کی عظمت بڑی ہے

جہاں میں تھا جہالت کا اندھیرا
نبی آئے تو پھیلی روشنی ہے

بلایا جس کو رب نے لا مکاں میں
وہ محبوب خدا میرا نبی ہے

مجھے دنیا جہاں سے کیا ہے مطلب
نبی کے در سے پائی ہر خوشی ہے

مقدر اوج پر ہے اس کا زہرا
ملی جس کو مدینے کی گلی ہے



خوش ہوئی زندگی دیکھتے دیکھتے
میں مدینے چلی دیکھتے دیکھتے

نعت آقا جو میں نے پڑھی جھوم کر
چھٹ گئی تیرگی دیکھتے دیکھتے

آگئی تھی نبی کے تبسم کی یاد
ہوگئی روشنی دیکھتے دیکھتے

ہجر آقا میں موتی لٹانے لگی
آنسوؤں کی جھڑی دیکھتے دیکھتے

دشمنِ مصطفےٰ! دیکھ ضائع گئی
تیری جادو گری دیکھتے دیکھتے

جس کا صدیوں سے تھا انتظار اے نصیب!
آ گئی وہ گھڑی دیکھتے دیکھتے

مل گئی دولتِ نعت زہرا مجھے
ہوگئی میں غنی دیکھتے دیکھتے





کیا مجھے اور اس کے سوا چاہیے
بس دیارِ حبیبِ خدا چاہیے

مجھ کو بھاتا نہیں غیر سے مانگنا
میرے آقا تمہاری عطا چاہیے

گرمیِ حشر سے جو ہے بچنا تو پھر
سایۂ دامنِ مصطفےٰ چاہیے

نام ہے جس کا حب رسول خدا
مجھ کو وہ دولتِ بے بہا چاہیے

کر لے مقبول یارب یہ میری دعا
ان کی گلیوں میں مجھ کو قضا چاہیے

شہر مکہ سے جاتا ہے طیبہ کو جو
آنے جانے کو وہ راستہ چاہیے

سانس بھی لینا دشوار زہرا کو ہے
اس کو شہر نبی کی ہوا چاہیے





اب جو طیبہ کو قافلہ جائے
ساتھ مجھ کو بھی لے لیا جائے

ظلمت شب جو دور کرنی ہے
ذکر بدرالدجیٰ کیا جائے

جس کو مل جائے الفتِ سرکار
دولتِ کائنات پا جائے

روح سیراب ہو، شفا بھی ملے
آبِ زم زم اگر پیا جائے

جو نبی کے ہیں خانداں والے
ان کی ہی یاد میں جیا جائے

پنجتن پاک ہے لقب جن کا
ان کو سب سے حسیں کہا جائے

میں مروں تو مرے کفن پر بس
نامِ سرکار لکھ دیا جائے

جلد طیبہ بلایئے سرکار
ہجر میں دم مرا گھٹا جائے

نعتِ خیرالوریٰ سنا زہرا
تاکہ دل کو سکون آجائے



خدا کے گھر سے بہتر کوئی بھی گھر ہو نہیں سکتا
در سرکار سے بڑھ کر کوئی در ہو نہیں سکتا

انہی کا نور ہے روشن زمیں سے آسمانوں تک
خدا شاہد کوئی ان کے برابر ہو نہیں سکتا

مصیبت میں کبھی تنہا نہ چھوڑا اپنی امت کو
کوئی بھی آپ سا ہمدرد و یاور ہو نہیں سکتا

عطا کردے طلب سے بھی سوا جو بھیک سائل کو
سخی ایسا بجز آقا کے دیگر ہو نہیں سکتا

وہ محبوب خدا ہیں، رحمۃ للعٰلمیں بھی ہیں
دو عالم میں کوئی بھی ان سے بہتر ہو نہیں سکتا

رسول پاک کے در کی گدائی مل گئی جس کو
کسی کا بھی مقدر اس سے بہتر ہو نہیں سکتا

نبی تو اور بھی دنیا میں آئے ہیں مگر زہرا
محمد مصطفیٰ کا کوئی ہمسر ہو نہیں سکتا





ایسی عظمت مرے رسول کی ہے
یعنی جنت مرے رسول کی ہے

جو دلوں کے جہاں میں ہے قائم
وہ حکومت مرے رسول کی ہے

یہ زمانہ سمجھ سکے گا کہاں
جو فضیلت مرے رسول کی ہے

کیوں ہو دوزخ کا خوف مجھ کو بھلا
جب شفاعت رسول کی ہے

جب بھی سجدہ کرو خدا کو کرو
یہ نصیحت مرے رسول کی ہے

ہم سے عاصی بھی آ گئے طیبہ
یہ بھی رحمت مرے رسول کی ہے

ویسی کونین میں کسی کی نہیں
جیسی صورت مرے رسول کی ہے

سر میں سودا ہے آل زہرا کا
دل میں چاہت مرے رسول کی ہے

ہم جو خوش حال ہیں بہت زہرا
یہ عنایت مرے رسول کی ہے



کس چیز پہ قبضہ نہیں سرکار تمہارا
ہے سارا جہاں احمد مختار تمہارا

پتھر کے عوض تم نے دعاؤں سے نوازا
اے رحمت کونین یہ کردار تمہارا

بیدار ہو قسمت، مرے ارماں کے کھلیں پھول
ہوجائے اگر خواب میں دیدار تمہارا

سجدہ بھی کریں اور تمہیں دیں بھی سلامی
کس درجہ ادب کرتے ہیں اشجار تمہارا

کرتا ہے زمانے کے طبیبوں کا مداوا
ہو جاتا ہے سرکار جو بیمار تمہارا

یہ سچ ہے، زمیں پر ہے، مگر یہ بھی تو سچ ہے
ہے عرش کا ہمسر درِ دُربار تمہارا

سب کرتے ہیں تعریف گل و انجم و مہتاب
ہے کتنا حسیں پیکر انوار تمہارا

انسان ہوں، جنات ہوں یا حور و ملائک
ان سب میں نہیں کون طلب گار تمہارا؟

دنیا سے غرض کیا اسے اے رحمت عالم
زہرا کو فقط لطف ہے درکار تمارا



جو ہو جائیں چشم کرم کے اشارے
تو لگ جائے کشتی ہماری کنارے

جسے مل گئی مصطفیٰ کی غلامی
نہ ہوں گے دو عالم میں اس کو خسارے

اگر ان کے در سے نہ خیرات ملتی
نہ ہوتے سکوں بخش اپنے گزارے

عطا کیجیے اپنی رحمت کا صدقہ
کھڑی ہوں میں چوکھٹ پہ دامن پسارے

فرشتے ہیں ان کے غلاموں میں شامل
ہیں کس درجہ ذیشان آقا ہمارے

نہ ملتا اگر نورِ احمد کا صدقہ
چمکتے کہاں اس طرح چاند ، تارے

جو پیارے ہیں سرکارِ بطحا کو زہرا
وہی ہیں خدائے دو عالم کو پیارے





شاہ ابرار، شاہِ زمن، یا نبی
آپ پر ہیں فدا جان و تن یا نبی

اے شفیع امم ، تاجدار حرم
ہر طرف آپ ہیں ضوفگن یا نبی

آپ کے تذکرے جس میں ہوتے ہیں خوب
سبز و شاداب ہے وہ چمن یا نبی

چوم لوں روضۂ پاک کی جالیاں
بس یہ دل میں لگی ہے لگن یا نبی

نعت کی بزم ہے میرے گھر میں سجی
ہوں بہت خوش، بہت ہوں مگن یا نبی

ہر گھڑی آپ کی مدح کرتی رہوں
ہو عطا ایسا ذوقِ سخن یا نبی

آئیں للہ زہرا کی امداد کو
اس کو گھیرے ہیں رنج و محن یا نبی





مجھ کو حاصل جو شادمانی ہے
میرے آقا کی مہربانی ہے

دل کی دنیا ہو یا زمین و زماں
ہر جگہ ان کی حکم رانی ہے

صبح طیبہ تو خوب ہے ہی مگر
شام طیبہ بھی کیا سہانی ہے

پاس مجھ کو بلایئے آقا
داستانِ الم سنانی ہے

جو رسول خدا کی رہ پہ چلے
اس کی قسمت میں کامرانی ہے

جو بھی عشق نبی میں مرتے ہیں
ان پہ قربان زندگانی ہے

ہر گھڑی ذکرِ طیبہ کر زہرا
اہل ایماں کی یہ نشانی ہے





نبی ہیں باعثِ عالم انہیں کا ہر زمانہ ہے
یہی کون و مکاں میں گونجتا ہر سو ترانہ ہے

وہی سنتے ہیں سب کی اور وہی امداد کرتے ہیں
انہی کے در پہ جاکر ہم کو بھی دکھڑا سنانا ہے

نبی کے شہر کے بارے میں تم کو کیا بتاؤں میں
ہوائیں بھی معطر ہیں، عجب موسم سہانہ ہے

طلب سے بھی زیادہ وہ نوازیں گے تمہیں لوگو!
کہ وہ ہیں قاسمِ نعمت، سخی ان کا گھرانا ہے

جنہیں بغض و عداوت ہے مرے آقا کی عترت سے
جلیں گے وہ جہنم میں، وہی ان کا ٹھکانا ہے

مرے ہونٹوں پہ رہتا ہے درودِ پاک ہر لمحہ
یہی دولت ہے میری اور یہی میرا خزانہ ہے

زمانہ جن کو کہتا ہے رسول ہاشمی زہرا
انہیں کی یاد سے ہم کو بھی دل اپنا سجانا ہے





ان کی محفل سجائے جاتے ہیں
نعت ہم گنگنائے جاتے ہیں

وہی جاتے ہیں در پہ آقا کے
جو وہاں سے بلائے جاتے ہیں

نعرۂ حیدری لگا کر ہم
دشمنوں کو جلائے جاتے ہیں

کٹ کے بھی رہتے ہیں وہ سر اونچے
بہرِ حق جو کٹائے جاتے ہیں

یاد آتی ہے جب مدینے کی
خوب آنسو بہائے جاتے ہیں

غم کے مارو! چلو مدینے، وہاں
کام بگڑے بنائے جاتے ہیں

نقشِ نعلین پاک سے زہرا
دل کے کمرے سجائے جاتے ہیں





آپ کہہ دیں دلیل ہو جائے
مغفرت کی سبیل ہو جائے

ذکرِ احمد طویل ہو جائے
عشق خود ہی وکیل ہو جائے

تم جو ان کے وسیلے سے مانگو
فضل رب جلیل ہو جائے

جب درِ مصطفیٰ پہ میں پہنچوں
آنکھ اشکوں کی جھیل ہو جائے



ہم نہ چھوڑیں حضور کا دامن
جان چاہے علیل ہو جائے

وہ جو کہہ دیں تو دوریاں کیسی
راستہ خود قلیل ہو جائے

بغض رکھے جو میرے آقا سے
دو جہاں میں ذلیل ہو جائے



ہر گھڑی ذکر مصطفیٰ کیجے
خوب رحمت کا سلسلہ کیجے

جن کے در سے زمانہ پلتا ہے
ان سے اظہار مدعا کیجے

نام سرکار جب بھی لینا ہو
پہلے نامِ خدا لیا کیجے

بات ہو مصطفیٰ کی سیرت کی
پہلے قرآن پڑھ لیا کیجے

زنگ دل کا جو دور کرنا ہے
ورد صل علیٰ کیا کیجے

شہ بطحا کی الفت ہی شفاعت کی ضمانت ہے
مری خوش قسمتی ہے جو مجھے ان سے محبت ہے

کرم ہے یہ خدا کا ہی جو لب پر ان کی مدحت ہے
عنایت ہے انہیں کی یہ جو دل میں ان کی چاہت ہے

نبی سے آل کے صدقے صداقت ہم بھی مانگیں گے
انہیں کا آستانہ مخزنِ صدق و صداقت ہے

مجھے کیا کام دنیا سے مرے دل میں وہ رہتے ہیں
مجھے ہے عشق آقا سے انہیں سے مجھ کو الفت ہے

نبی کی پیروی کرنا ہے زہرا پیروی رب کی
خدا بھی چاہتا ہے وہ نبی کی جس میں چاہت ہے



مجھے یاد خیر الانام آرہے ہیں
لبوں پر درودو سلام آرہے ہیں

در مصطفیٰ پر سبھی جانے والے
گئے غم زدہ، شادکام آرہے ہیں

وظیفہ ہے جن کا درود ، ان کی خاطر
صبا کی زبانی پیام آرہے ہیں

بجھانے کو تشنہ لبی عاشقوں کی
نبی لے کے کوثر کے جام آ رہے ہیں

برائے سلامی در مصطفیٰ پر
فرشتے بہ صد احترام آرہے ہیں

کرو کام ایسا کہ بولے زمانہ
وہ دیکھو! نبی کے غلام آرہے ہیں

انہیں میں سے اک نام زہرا کا بھی ہو
کنیزوں میں جن جن کے نام آرہے ہیں





اذانوں کی آواز آنے لگی
حرم کی فضا گنگنانے لگی

تصور مدینے کا باندھا ہی تھا
مہک ان کے کوچے کی آنے لگی

سنا جب کہ تشریف لاتے ہیں وہ
میں نعتوں کی محفل سجانے لگی

دم واپسیں آ گئے مصطفٰے
مری آرزو مسکرانے لگی

سر حشر خوشیوں کی پھوٹی کرن
سواری نبی کی جو آنے لگی

میں کرنے لگی ذکرِ خیرالوریٰ
مری روح تسکین پانے لگی

بلائیں گے زہرا مجھے وہ ضرور
میں خوابوں کی چوکھٹ پہ جانے لگی





ہر طرف ، جا بجا مدینے میں
ہے کرم کی گھٹا مدینے میں

خوش نصیبی سے ہوگئی حاضر
دھل گئی کل خطا مدینے میں

ہے تنی سید البشر کے طفیل
رحمتوں کی ردا مدینے میں

دیکھنے کو ملے گی بس تم کو
خلد پرور فضا مدینے میں

میں نے دیکھا ہے اپنی آنکھوں سے
خلد کا راستہ مدینے میں

دیکھتے ہی مچل گیا مرا دل
جلوۂ بے بہا مدینے میں

بھر لو دامانِ دل چلو زہرا
ہے درِ فیض وا مدینے میں





چاہت میں مصطفیٰ کی جو دیوانہ ہو گیا
رحمت خدا کی دیکھ کے مستانہ ہو گیا

اتنی نوازشیں ہیں خدائے کریم کی
لازم جبیں پہ سجدۂ شکرانہ ہوگیا

دیکھے جو جاتے قافلے شہر رسول کو
لبریز میرے صبر کا پیمانہ ہو گیا

جس کو ملی دیارِ شہ دو جہاں سے بھیک
انداز اس بھکاری کا شاہانہ ہو گیا

سوچا یہی ہے لوٹ کے واپس نہ آؤں گی
اب کی اگر مدینے مرا جانا ہو گیا

ذکرِ رسول پاک کی قندیل دیکھ کر
دل میرا صدقے صورتِ پروانہ ہوگیا

زہرا ہے مجھ کو عشق مدینے سے ، اس لیے
دل میرا کائنات سے بیگانہ ہوگیا





شاہ کونین ، جانِ جہاں آپ ہیں
وجہ تخلیق کون و مکاں آپ ہیں

سید الانبیاء، خاتم المرسلیں
بادشاہ زمین و زماں آپ ہیں

اس بلندی پہ ہے آپ کا مرتبہ
کوئی کیا جانے آقا کہاں آپ ہیں

آپ جان کرم، آپ شان عطا
بالیقیں رحمت دو جہاں آپ ہیں

کیوں کروں پھر کسی اور سے میں سوال
جبکہ چارہ گرِ بے کساں آپ ہیں

کوئی بھی ہو، کہیں بھی ہو، کیسا بھی ہو
ہر کسی کے لیے مہرباں آپ ہیں

بارہا آزمایا ہے زہرا نے یہ
ہر کڑی دھوپ میں سائباں آپ ہیں




حصۂ مناقب



باغ بہشت کی کبھی خوشبو نہ پائے گا
"جو دشمن علی ہے جہنم میں جائے گا"

جو بھی علی سے دور ہے وہ حق سے دور ہے
بھٹکے گا در بہ در یوں ہی ٹھوکر وہ کھائے گا

محرومیاں ہی دشمنِ حیدر کا ہیں نصیب
اس کو نہ دو جہاں میں کوئی منھ لگائے گا

مولا علی سے کرتا ہے جو شخص دل سے پیار
کوثر پہ جام ساقیِ کوثر سے پائے گا

نامِ علی کو ورد کیا کیجیے سدا
نامِ علی امید کا گلشن کھلائے گا

مشکل کشا کے بیٹوں کا ہو جائے جو غلام
کوئی بھی غم نہ اس کے کبھی پاس آئے گا

رکھتا ہے جو عداوتِ مولائے کائنات
زہرا وہ میرے دل میں جگہ کیا بنائے گا





جسے بھی تم سے محبت ہے فاطمہ زہرا
اسی کے واسطے جنت ہے فاطمہ زہرا

یہ بات سچ ہے، ذرا بھی نہیں ہے شک و شبہ
دلوں پہ تیری حکومت ہے فاطمہ زہرا

ہر اک خیال کی سرحد سے، حدِ امکاں سے
بعید تیری فضیلت ہے فاطمہ زہرا

غریب و مفلس و نادار کو غنی کرنا
تمہارے گھر کی روایت ہے فاطمہ زہرا

ہر ایک سمت سے امراض مجھ کو گھیرے ہیں
ترے کرم کی ضرورت ہے فاطمہ زہرا

نوازتا ہے جو ہر وقت، ہر گھڑی مجھ کو
تمہرا دستِ عنایت ہے فاطمہ ہے

بروزِ حشر تمہارے ہی ساتھ ساتھ رہے
یہی کنیز کی حسرت ہے فاطمہ زہرا

اسی لیے ہے مجھے فخر اپنی قسمت پر
تمہاری آل سے نسبت ہے فاطمہ زہرا

زہے نصیب کہ زہرا کے دل کی تختی پر
تمہارا نام عبارت ہے فاطمہ زہرا



اس طرف بھی نظر سیدہ فاطمہ
لو ہماری خبر سیدہ فاطمہ

میں کروں آپ کی شانِ اقدس بیاں
ہو عطا یہ ہنر سیدہ فاطمہ

جب کہوں نعت میں جب کہوں منقبت
ہو سخن میں اثر سیدہ فاطمہ

بھول جاؤں اگر راہ تو سامنے
آپ کی ہو ڈگر سیدہ فاطمہ

سخت دشوار ہے اور مشکل بھی ہے
پیش ہے جو سفر سیدہ فاطمہ

سنیے بہرِ نبی دے رہا ہے صدا
میرا زخمِ جگر سیدہ فاطمہ

غیر ممکن ہے یہ تیرے ہوتے ہوئے
میں پھروں در بہ در سیدہ فاطمہ

خاک پا تیری مل جائے مجھ کو اگر
میں بھی جاؤں سنور سیدہ فاطمہ

رب عطا کردے زہرا کو صحت ابھی
آپ کہدیں اگر سیدہ فاطمہ



اپنے نانا کے راز داں ہیں حسین
دین و ایماں کے ترجماں ہیں حسین

ہے یہ ظاہر حسینؑ مِنّی سے
میرے آقا کے جانِ جاں ہیں حسین

مجھ کو دشتِ الم کا ڈر کیسا
میرے حامی و مہرباں ہیں حسین

ان کی جانب نگاہ کیسے اٹھائیں
"ہم زمین اور آسماں ہیں حسین"

میں ہوں ان کی گلی کی ادنیٰ کنیز
مجھ پہ پیہم کرم فشاں ہیں حسین

ان کی خوبی بیان سے باہر
مظہر شاہ دوجہاں ہیں حسین

مشکلیں کیا بگاڑیں گی زہرا
ساتھ میرے بہ ہر زماں ہیں حسین





سب سے اچھے ہیں حضرت نوّاب
سب سے پیارے ہیں حضرت نوّاب

سب پہ کرتے ہیں وہ نگاہِ کرم
سب کی سنتے ہیں حضرتِ نوّاب

اسی در کی ہے آرزو مجھ کو
جہاں رہتے ہیں حضرتِ نوّاب

کیوں نہ جھک جائے خود بخود مرا دل
پاؤں تیرے ہیں حضرت نوّاب

خالی جھولی ہر ایک سائل کی
آپ بھرتے ہیں حضرت نوّاب

جس طرف دیکھوں آپ کے جلوے
جگمگاتے ہیں حضرت نوّاب

ایسا لگتا ہے دل میں اے زہرا
آج آئے ہیں حضرت نوّاب





دبستانِ نوابیہ عزیزیہ
پبلیکیشنز کی مطبوعات

نمبر شمار	نام کتاب	نام شاعر	قیمت
1	مطلع نور (مجموعۂ نعت ومناقب)	سید محمد نورالحسن نور نوابی عزیزی	250
2	موج کرم (مجموعۂ نعت ومناقب)	شائلہ صدف عزیزی نوابی	150
3	ثنا کی نکہتیں (مجموعۂ نعت برزمین غالب)	سید محمد نورالحسن نور نوابی عزیزی	200
4	حریم نعت (مجموعۂ نعت)	یاور وارثی عزیزی نوابی	300
5	رحمت تمام (دیوانِ نعت)	حبیب سرور عزیزی نوابی	200
6	حرف مدحت (مجموعۂ نعت)	طفیل احمد مصباحی	150
7	جوئے ثنا (مجموعۂ نعت ومناقب)	سید محمد نورالحسن نور نوابی عزیزی	150
8	حدیقۂ رنگ (مجموعۂ مناقب)	یاور وارثی عزیزی نوابی	200
9	مرکز نور (مجموعۂ نعت)	سید محمد نورالحسن نور نوابی عزیزی	150
10	مناقب الاخیار (درشان اہلبیت)	شائلہ صدف عزیزی نوابی	150
11	بام ایجاب (مجموعۂ نعت ومناقب)	سید محمد مجیب الحسن نوابی عزیزی	200
12	دریچۂ نور (مجموعۂ نعت)	سید محمد نورالحسن نور نوابی عزیزی	200
13	سورج نکلا ہے (نعتیہ ہائیکو)	سید محمد نورالحسن نور نوابی عزیزی	100

نمبر شمار	نام کتاب	نام شاعر	قیمت
14	نعتوں کے دیے (مجموعۂ نعوت برزمین میر تقی میر)	سید محمد نورالحسن نورنوابی عزیزی	150
15	سبیل مودت (مجموعۂ مناقب)	سید محمد نورالحسن نورنوابی عزیزی	250
16	ایاک نعبد و ایاک نستعین (مجموعۂ حمد و مناجات)	سید محمد نورالحسن نورنوابی عزیزی	200
17	پس اعتراف سخن (مجموعۂ مضامین)	مرتبین قاری اخلاق احمد، عطاء الدین عزیزی نوابی	200
18	سخن در سخن (مجموعۂ مضامین)	مرتب سید محمد مجیب الحسن نوابی عزیزی	250
19	ذوق مدحت (مجموعۂ نعت)	قاری اخلاق فتحپوری	150
20	جوئے ثنا ہندی (مجموعۂ نعت و مناقب)	سید محمد نورالحسن نورنوابی عزیزی	150
21	مناقب الاخیار ہندی (درشان اہلبیت)	شمائلہ صدف عزیزی نوابی	150
22	شب چراغ (مجموعۂ غزلیات)	یاور وارثی عزیزی نوابی	200
23	اثاثہ (مجموعات نعوت)	سید محمد نورالحسن نورنوابی عزیزی	500
24	حضرت نور کی نعت گوئی (مجموعۂ مضامین)	مرتبہ شمائلہ صدف عزیزی نوابی	180
25	میزابِ سخن (انتخابِ کلامِ نور)	سید محمد نورالحسن نورنوابی عزیزی	25
26	چالیس احادیث قدسیہ	طفیل احمد مصباحی	75
27	مژدۂ رحمت (سلسلۂ نوابیہ عزیزیہ کے چند شعرا کا نعتیہ انتخاب)	مرتب سید محمد نورالحسن نورنوابی عزیزی	150
28	مژدۂ رحمت (سلسلۂ نوابیہ عزیزیہ کے چند شعرا کا نعتیہ انتخاب) Pocket Size	مرتب سید محمد نورالحسن نورنوابی عزیزی	

نمبر شمار	نام کتاب	نام شاعر	قیمت
29	خلد عقیدت (مجموعۂ مناقب)	سید محمد نور الحسن نور نوابی عزیزی	200
30	چمن زارِ سخن (مجموعۂ کلام)	حبیب سرور عزیزی نوابی	300
31	شاخِ نوا (مجموعۂ غزلیات)	سید محمد نور الحسن نور نوابی عزیزی	200
32	آبجوئے کرم (مجموعۂ نعت و مناقب)	شمائلہ صدف عزیزی	200
33	عقیدت رنگ (مجموعۂ نعت و مناقب)	تمثیل زہرا عزیزی	150
34	مدحت کی کہکشاں (نعوت بر زمین خواجہ میر درد)	سید محمد نور الحسن نور نوابی عزیزی	200
35	ابر نوازش (تضمینات بر کلام نور)	یاور وارثی عزیزی نوابی	150

ملنے کا پتہ

آستانۂ عالیۂ نوابیۂ قاضی پور شریف

پوسٹ منڈوہ تحصیل کھاگا ضلع فتحپور ہسوہ، یوپی (انڈیا) - 212653

برائے رابطہ :- 9415494492 - 9726880001
9426268823 - 8866222412

www.dabistanenawwabiya.com

dabistanenawwabiya@gmail.com

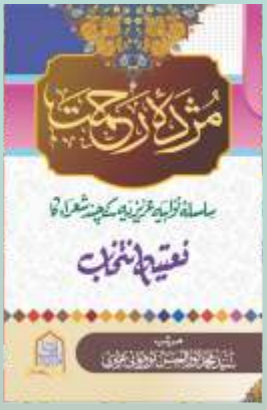
دبستانِ نوابیۂ عزیزیہ

Aqeedat Rang

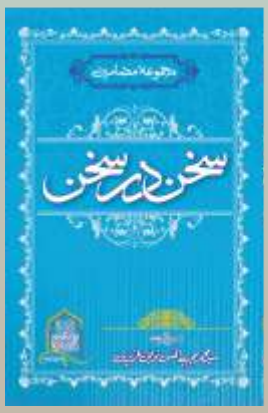
Tamseel Zahra Azizi

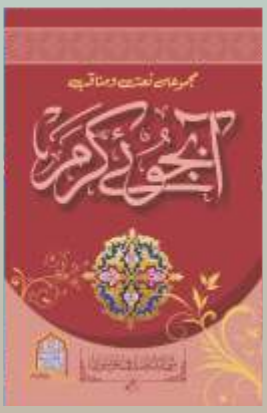
دبستانِ نوابیہ عزیزیہ کی چند اہم مطبوعات













Dabistan-E-Nawwabiya Aziziya Publications

www.dabistanenawwabiya.com

dabistanenawwabiya@gmail.com

دبستانِ نوابیہ عزیزیہ

دبستانِ نوابیہ عزیزیہ پبلیکیشنز